مجلہ ۱۹۹۲ء، ۱۴۱۳ھ

امام احمد رضا کانفرنس

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

دس سیٹ ۱۵ ۔ ۹

مجلّہ

وقف لائبریری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان (رجسٹرڈ)

امام احمد رضا کانفرنس

۱۴۱۳ھ ــــ ۱۹۹۲ء

ناظمِ مجلّہ ○ منظور حسین جیلانی

مدیرِ اعلیٰ	معاون مدیر
صاحبزادہ وجاہت رسول قادری	سید زاہد سراج القادری
مدیر	**ناظم اشتہارات**
پروفیسر مجید اللہ قادری	محمد امتیاز فاروق

اِدارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

۲۳۴/۷ نشیمن بلڈنگ اسٹریچن روڈ کراچی نمبر ۷۴۲۰۰

ٹیلی فون ۲۱۷۷۳۷ پوسٹ بکس ۴۸۹ ٹیلیگرام المختار

● بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہ پاسدار

● مسلکِ اہلسنت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان

● قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ

● کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

● قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمد کی خوش الحان تلاوت قرآنِ پاک۔

● محترم سید محمد علی حمزہ گوھر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔

● جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیرِ نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔

● تیس ۳۰ کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیا ٹیپ لائبریری
میمن مسجد - مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۲۵ - کراچی ۲
فون: ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو - (آن ڈیکوریشن) - میٹھادر - کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُلِ صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

(امام احمد رضا قدس سرہٗ)

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از: ـــــــــ امام احمد رضا خان قادری بریلوی

سید کونین سلطانِ جہاں ظلِّ یزداں شاہِ دیں عرش آستاں

کُل سے اعلیٰ کُل سے اولیٰ کُل کی جاں کُل کے آقا کُل کے ہادی کُل کی شاں

دلکشا دلکش دِل آرا دلستاں کانِ جاں وجان وشایانِ شاں

ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا ہر اشارت دلنشین و دل نشاں

دل دے دل کو جانِ جاں کو نور دے اے جہانِ جان والے جانِ جہاں

آنکھ دے اور آنکھ کو دیدار نور روح دے اور روح کو راحِ جناں

اللہ اللہ یاس ایسی آس سے اور یہ حضرت یہ در یہ آستاں

تو ثنا کو ہے ثنا تیرے لیئے ہے ثنا تیری ہی دیگر داستاں

تو نہ تھا تو کچھ نہ تھا گر تو نہ ہو کچھ نہ ہو تو ہی تو ہے جانِ جہاں

تو ہو داتا اور اوروں سے رجا تو ہو آقا اور یادِ دیگراں

التجا اس شرک وشر سے دور رکھ ہو رضا تیرا ہی از این و آں

جس طرح ہونٹ اس غزل سے دور ہیں دل سے یوں ہی دُور ہو ہر ظن و ظاں

ITSELF

Our vast network of storages and petrol pumps, supported by an efficient transportation system, covers the remotest areas of the country to ensure prompt and regular supply of petroleum products.

PID - Islamabad
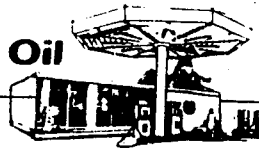
PARAGON

— پروفیسر محمد میاں سحر آفریدی

الشاہ احمد رضا خان البریلوی قدس سرہ

شانِ احمد رضا سبحان اللہ — واصفِ مصطفےٰ سبحان اللہ
ہیں امام آپ اہلِ سنت کے — اے مرے رہنما سبحان اللہ
ایسا عالی مقام عالمِ دیں — رب نے ہمکو دیا سبحان اللہ
جنکو حاصل رضائے احمدؐ ہے — ہیں وہ احمد رضا سبحان اللہ
مدح اہلِ دُوَل نہیں کرتے — عاشقِ مصطفےٰ سبحان اللہ
بن کے آئے مجددِ ملت — دین تازہ کیا سبحان اللہ
شاہِ بزمِ سخن کا کیا کہنا — شاعرِ خوش نوا سبحان اللہ
نور کا اک قصیدۂ نوری — کتنا اچھا لکھا سبحان اللہ
تم پہ ہیں مہرباں حبیبِ خدا — خوش ہیں غوث الوری سبحان اللہ
ایک کامل ولی و رہبرِ دیں — ہیں بفضلِ خدا سبحان اللہ
ہم بریلویوں کے دل میں شہا — نورِ حق بھر دیا سبحان اللہ
ہم مناتے ہیں یاد قلب میں ہے — احترام آپ کا سبحان اللہ

سچ ہے معراجِ شاعری ہے سحر
یہ کلام آپ کا سبحان اللہ

With Best Compliments of Wishes

امام احمد رضا خان کے ماہ و سال

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

نمبر	واقعہ	تاریخ
۱	ولادت باسعادت	۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ/۱۴ جون ۱۸۵۶ء
۲	ختم قرآن کریم	۱۲۷۶ھ/۱۸۶۰ء
۳	پہلی تقریر	ربیع الاول ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء
۴	پہلی عربی تصنیف	۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء
۵	دستارِ فضیلت	شعبان ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء (بعمر ۱۳ سال، ۱۰ ماہ، ۵ دن)
۶	آغاز فتویٰ نویسی	۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء
۷	آغاز درس و تدریس	۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء
۸	ازدواجی زندگی	۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء
۹	فرزند اکبر مولانا محمد حامد رضا خان کی ولادت!	ربیع الاول ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء
۱۰	فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت	۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء
۱۱	بیعت و خلافت	۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء
۱۲	پہلی اردو تصنیف	۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء
۱۳	پہلا حج اور زیارت حرمین شریفین	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۴	شیخ احمد بن زین بن دحلان مکی سے اجازتِ حدیث	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۵	مفتیٔ مکہ شریف عبدالرحمٰن السراج مکی سے اجازتِ حدیث	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۶	شیخ عابد کے تلمیذ رشید امام کعبہ شیخ حسین بن صالح، جمل اللیل مکی سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۷	احمد رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدۂ انوار الٰہیہ۔	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۸	مسجد خیف (مکہ معظمہ) میں بشارتِ مغفرت۔	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
۱۹	زمانۂ حال کے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ۔	۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء
۲۰	تحریکِ ترکِ گاؤ کشی کا سدِ باب۔	۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء
۲۱	پہلی فارسی تصنیف	۱۲۹۹ھ/۱۸۸۲ء
۲۲	اردو شاعری کا سنگھار قصیدۂ معراجیہ کی تصنیف	قبل ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء
۲۳	فرزندِ اصغر مفتی اعظم محمد مصطفےٰ رضا خاں کی ولادت۔	۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء
۲۴	ندوۃ العلماء کے جلسۂ تاسیس (کانپور) میں شرکت	۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء
۲۵	تحریک ندوۃ سے علیحدگی۔	۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء
۲۶	مقابر پر عورتوں کے جانے کی ممانعت میں فاضلانہ تحقیق۔	۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء
۲۷	قصیدۂ عربیہ آمال الابرار و آلام الاشرار	۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۲۸	ندوۃ العلماء کیخلاف ہفت روزہ اجلاس پٹنہ میں شرکت۔	رجب ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۲۹	علمائے ہند کی طرف سے خطاب مجدد مائۃ حاضرہ	۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۳۰	تاسیس دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی۔	۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء
۳۱	دوسرا حج اور زیارت حرمین الشریفین	۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء
۳۲	امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور ان کے استاد شیخ حامد احمد محمد جداوی مکی کا مشترکہ استفتاء، اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب۔	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
۳۳	علماء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے نام سنداتِ اجازت و خلافت۔	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
۳۴	کراچی آمد اور مولانا محمد عبدالکریم درس سندھی سے ملاقات	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء

۳۵: احمد رضا خاں کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت۔ — ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء

۳۶: شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا اعتراف مجددیت۔ — ۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۳۷: قرآن کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن — ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۳۸: شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب "امام الائمۃ المجدد لہذہ الامۃ" — یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۳۹: حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کی طرف سے خطاب "خاتم الفقہاء والمحدثین" — ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۴۰: علم المربعات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب۔ — قبل ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۱: ملت اسلامیہ کے لئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان۔ — ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۲: بہاول پور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتا اور احمد رضا خاں کا فاضلانہ جواب۔ — ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۳: مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ۔ — ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۴: ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کی آمد اور استفادہ علمی۔ — مابین ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء اور ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء

۴۵: انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثنا — ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء

۴۶: صدر والصدور صوبہ جات وطن کے نام ارشاد نامہ۔ — ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء

۴۷: تاسیس جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی۔ — تقریباً ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء

۴۸: سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق۔ — ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء

۴۹: امریکی ہیئت داں پروفیسر البرٹ الیف پورٹا کو شکست فاش — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء

۵۰: آئزک نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء

۵۱: رد حرکت زمین پر فاضلانہ تحقیق — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء

۵۲: فلاسفۂ قدیمہ کا رد بلیغ — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء

۵۳: دیگر قوی نظریہ پر حرف آخر۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۴: تحریک خلافت کا افشائے راز۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۵: تحریک ترک موالات کا افشائے راز۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۶: انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف تاریخی بیان۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۷: وصال۔ — ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

۵۸: مدیر "پیسہ اخبار" لاہور کا تعزیتی نوٹ۔ — یکم ربیع الاول ۱۳۴۰ھ / ۳ نومبر ۱۹۲۱ء

۵۹: سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی تتوی کا تعزیتی مقالہ — ۱۳۴۱ھ / ستمبر ۱۹۲۲ء

۶۰: بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ الیف ملا کا خراج عقیدت۔ — ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء

۶۱: شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا خراج عقیدت۔ — ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

No. F. 10/DM/PRO/92

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF DEFENCE
RAWALPINDI

SYED GHOUS ALI SHAH
Minister for Defence

پیغام

امام احمد رضا کی شخصیت روشنی کا ایسا مینار ہے جس نے انتہائی تاریکی اور انتہائی مایوسی کے دور میں مسلمانانِ ہند کی رہنمائی اپنے علم و عمل کے ذریعے فرمائی پاکستان کا قیام بھی امام احمد رضا جیسی ہی شخصیات کی قربانیوں کا ثمر ہے۔

آج بھی مسلمانانِ عالم پر خطرات کے سائے منڈلا رہے ہیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ امام صاحب کی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلایا جائے تاکہ ایک طرف مسلم امۃ اس سے استفادہ کرتے ہوئے دنیا و آخرت میں سرخرو ہو اور دوسری طرف بھٹکی ہوئی انسانیت کو اپنے لئے صحیح راہ متعین کرنے میں آسانی ہو۔ اس ضمن میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا گرانقدر خدمات سرانجام دے رہا ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ اگر یہی جذبہ کارفرما رہا تو کوئی وجہ نہیں کہ امام احمد رضا کا پیغام گھر گھر نہ پہنچے۔

میری دعا ہے کہ آپ کا ادارہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

سید غوث علی شاہ

(سید غوث علی شاہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS
GOVERNMENT OF PAKISTAN

No. 1 (6)/92-MRA

Islamabad, the 18th July, 1992.

پیغام

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کا ادارہ حسب سابق اس سال بھی "امام احمد رضا کانفرنس" کا انعقاد کر رہا ہے۔ آپ اور آپ کے رفقاء جس ہمت اور حوصلے سے اعلیٰحضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جدید خطوط اور مربوط پروگرام کے تحت آگے بڑھا رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب انشاء اللہ اس قسم کی کانفرنسیں نہ صرف ملک کے طول و عرض بلکہ دنیا کے کونے کونے میں منعقد کی جائیں گی اور اعلیٰحضرت کا پیغام محبت ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن بن جائیگا۔ امام احمد رضا کا امت مسلمہ پر یہ عظیم احسان ہے کہ انہوں نے قلوب مسلم کو حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت سے مالا مال کیا اور مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ تعظیم و توقیر رسالت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

بلاخوف تردید ہر شخص کا خواہ وہ کسی مکتبہ فکر سے تعلق ہو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ایک سچے عاشق رسول تھے اور انکی زندگی کا ایک ایک لمحہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر ہوا۔ وہ امت محمدیہ کے لیئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انمول انعام ہیں جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ "مقام مصطفیٰ" کے تحفظ اور "نظام مصطفیٰ" کے نفاذ کے سلسلے میں اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ آج عالم اسلام بالآخر اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہے کہ نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہی مسلمانوں کی نجات و ترقی کا واحد ذریعہ ہے جس کی ترویج و اشاعت کے لیئے اعلیٰحضرت نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کر رکھا تھا۔

میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے رفقاء بہت ہی قلیل عرصے میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے علمی، دینی، سیاسی اور فکری کارناموں کو نہ صرف پاک و ہند میں بلکہ عالم اسلام کے سامنے بڑی خوش اسلوبی سے پیش کیا جو دوسروں کے لیئے قابل تقلید ہے۔

اعلیٰحضرت کا مشن مسلمانوں کے عالمگیر اتحاد کا مشن ہے، یہ ایک آفاقی تحریک ہے۔ اس مشن اور تحریک کو آگے بڑھانے میں ہر ہر قدم پر میں آپکے ساتھ ہوں اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے رفقاء کی مساعی کو کامیابی سے ہمکنار کرے (آمین)

آپکا مخلص

(محمد عبدالستار خان نیازی)

Ch. Amir Hussain

D. O. No. 1/6/91-Min.(P.A.)
MINISTER FOR PARLIMENTARY AFFARIS
GOVERNMENT OF PAKISTAN
Ph No. : 822767

Islamabad, the 27th July, 1992.

Dear Wajahat Sahib,

I am immensely pleased to learn that Idara-i-Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza is organizing an Imam Ahmed Raza Conference in August at Karachi. As you are aware, Imam Ahmed Raza Khan was an epoch-making personality of the world of Islam who shed his lustre on almost every branch of learning like Fiqh, Hadith, Theology, Jurisprudence etc. He was a prolific writer who authored about 1000 books on more than 70 subjects of Islamic teachings. They contain numerous gems of wisdom which would serve as a beacon of light for the coming generations.

On this solemn occasion, I would call upon the writers, intellectuals and research scholars to make efforts for the promotion of the teachings of the great Imam particularly their translation in other languages so that they could also benefit the Muslims living elsewhere in the world. The greatest tribute to the Imam would be a firm resolve to emulate his teachings and a pledge to follow his footsteps in our mundane lives.

I wish this conference a great success.

With best regards.

Yours sincerely,

(CH. AMIR HUSSAIN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Mr Justice (Retd)
NAIMUDDIN

CHIEF ELECTION COMMISSIONER
OF PAKISTAN

پیغام

مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوئی کہ حسبِ سابق اِس سال بھی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اسلام کے عظیم مفکر کی بار میں ایک کانفرنس کا انعقاد کررہا ہے - میں اِس ادارہ کے تمام ارکان کو دِلی مبارکباد پیش کرتا ہوں حضرت امام احمد رضا ہُؤ جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے وہ برصغیر کے ہی نہیں عالمِ اسلام کی عظیم شخصیت تھے اِس لئے عُلمائے حرمین شریفین نے " امام المحدثین " اور "مجدد دین و ملت" کے القاب سے نوازا ہے -کوئی بھی ایسا علم نہیں جس پر حضرت امام احمد رضا نے قلم نہ اٹھایا ہو - آپ نے اپنی تحریر کے ہر ایک حرف اور تقریر کے ہر ایک جملے سے مسلمانانِ عالم کے دِلوں میں عِشق رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جوت جگائی ان کا مشہورِ زمانہ سلام مشرق و مغرب، شمال و جنوب جدھر سنیے یہ ہی آواز آرہی ہے ع

مصطفٰی جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی عِلمی اور دینی خدمات کا اندازہ اس بات سے عیاں ہے کہ امام صاحب نے ۷۰ سے زائد اسلامی موضوعات پر تقریبا ایک ہزار سے زائد کتابیں لکھیں -امام احمد رضا نے حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ غیب پر اپنے مکہ معظمہ میں قیام کے دوران صرف آٹھ گھنٹوں میں " الدولۃ المکیہ " لکھی جو ان کی معرکتہ الارا تصنیف ہے -

میری دُعا ہے کہ جس طرح حضرت امام احمد رضا نے مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی کے لئے اپنی زندگی وقف کردی اِسی طرح ہم سرور کونین صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اس طریقے سے پیش کریں کہ پاکستان میں رہنے والے تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی بنکر پیار و محبت اور اخوت و بھائی چارگی کے ساتھ زندگی بسر کریں آمین! کیونکہ آج اسکی شدت سے ضرورت ہے -

آپ کا مخلص

نعیم الدین

(نعیم الدین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

DEPUTY SPEAKER

PARLIAMENT HOUSE
ISLAMABAD

۱۵/ جولائی ۱۹۹۲ء

پیغام

حضرت احمد رضا خان کا نام علم اور عمل کے حوالے سے عالمی اسلامی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے - اِن کی شخصیت اور سوچ مختلف الجہت، گہری، رنگا رنگ اور لافانی ہے - امام موصوف کی خدمات کا احاطہ الفاظ میں کرنے کی کوشش کرنا ناممکنات میں سے ہے -

عشق رسول کا موضوع ہو یا فلسفہ کے نازک نقاط، دنیاوی مسائل ہوں یا روحانی مشکلات، ادب ہو یا فقہ، تفسیر ہو یا ترجمہ، الغرض زندگی کا کوئی ایسا پہلو اور علم کی ایسی کوئی قسم نہیں جس میں مولانا حجت کا درجہ نہ رکھتے ہوں -

آج قومی اور بین الاقوامی سطح پر حضرت احمد رضا خان کے بارے میں بے پناہ تحقیقی کام ہو رہا ہے اور انکے چھپے ہوئے فکری خزانے منظر عام پر آ رہے ہیں - انکے افکار نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے دنیاوی اور اخروی نجات کا باعث ثابت ہونگے -

میں اِس امر پر انتہائی مسرت کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ کا " ادارہ تحقیقات امام رضا " مادہ پرستی اور نفسا نفسی کے اِس گئے گزرے دور میں ایک انتہائی مفید کام کر رہا ہے - اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک مقصد میں کامیاب کرے - آمین

(حاجی محمد نواز کھوکھر)

امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۲ء کے موقع پر جناب مظہر رفیع
سکریٹری وزارت مذہبی امور کا پیغام

محترمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے دلی خوشی ہے کہ آپ حسب سابق عالم اسلام کی' نابغۂ روزگار شخصیت اعلیٰحضرت مولانا حافظ قاری الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں شاندار کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں - اس ضمن میں میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے -

سابقہ تجربات و مشاہدات کی روشنی میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ کانفرنس کا موضوع امام احمد رضا خان اور عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ و الثناء رہا ہے جسکے اثرات یہ مرتب ہوئے کہ شجر ملت اسلامیہ پاکستان سے فصل کی بجائے وصل کے ثمرات موصول ہوئے - دوری' قربت میں بدلی' عداوت نے مؤدت کا روپ دھارا اور اخوت و محبت کی فضا پیدا ہوئی -

ملکی حالات کے پیش نظر ہمارا یہ ملی و دینی فریضہ ہے کہ ہم باہمی اتحاد و اتفاق کے پیکر بنیں - عفریت افتراق کا سر کاٹیں اور وہ مقاصد حاصل کریں جن کے لیے مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آئی -

اللہ تعالیٰ ہمارا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو -

مخلص'

(مظہر رفیع)

جناب سید وجاہت رسول قادری رجب
صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
۲۳۴/۷ تیسری منزل نشیمن بلڈنگ
سٹریچن روڈ کراچی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

پیغام

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس شیرٹن ہوٹل کراچی مورخہ یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کے سلسلے میں یہ پیغام لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر سب سے پہلے تو ادارہ کے عہدیداران ان کے کارپردازان کو مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے نہ صرف برصغیر بلکہ عالم اسلام کے ایک مفکر، مفسر، محدث، فقیہ اور دانشور کا یوم منایا بلکہ ان کی ملی، دینی، فکری اور سیاسی خدمات کو اجاگر کیا۔ کوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاروب کش اور درگاہ غوثیہ کے سگ مستانہ، عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قندیل روشن کرنے والے اور محبت و عقیدت غوثیہ کی تحریک کے مجدد، امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمتہ اس صدی کے وہ متبحر عالم و فقیہ ہیں کہ جن کی فقاہت کے سامنے برصغیر کے دانشوران و علما نہ صرف حیرت میں ہیں بلکہ فخر بھی محسوس کرتے ہیں۔ وہ علوم قدیمہ دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ کے بھی ایک ماہر عالم ہیں۔

ان کی مساعی جمیلہ نے برصغیر میں دو قومی نظریہ کی حقیقی روح پھونکی۔ وہ مسلمانوں کو اتنا متحد، قوی اور مستحکم بنانا چاہتے تھے کہ دنیائے فرنگ ہی نہیں دنیائے ہندو مادیت بھی جس پہاڑ کے سامنے چکنا چور ہوجائے وہ دل کی عمیق گہرائیوں سے خدا کی لازوال طاقت کا گرویدہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور ان کی عقیدت کا دیوانہ اور ائمہ مجتہدین و صوفیائے کرام کا مستانہ اور مسلمانوں کے لئے ابریشم اور معاندین، گستاخان، مشرکین و کافرین کے لئے فولاد بنانا چاہتے تھے۔

انہوں نے مسلمانوں کو مذہبی، ملی، فکری اور سیاسی طور پر بیدار کرنے اور اللہ والوں کے سپاہی اور مجاہدین بنانے کے لئے زندگی بھر جہاد لسانی و قلمی کیا اور آج برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیاء کے کونے کونے میں اس عبقری زماں کی تعلیمات فروغ پا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی فکروں، اور علمی، دینی دولت سے ہم سب کو متمتع فرما۔ آمین!

آخر میں منتظمین کانفرنس کا شکریہ۔

والسلام مع الاکرام

سید ابوالمسعود محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ

یہ پیغام امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس ۱۹۹۱ء کے موقع پر حضرت مولانا حسن حقانی صاحب نے پڑھا تھا۔ چونکہ یہ ارشادات ایک انتہائی مقتدر ہستی کے ہیں اس لئے اس کی افادیت کے پیش نظر اس شمارے میں پیش کئے جارہے ہیں۔

(ادارہ)

DR. JAMIL AHMED
Chairman
DEPARTMENT OF ARABIC

Phone : 462011/64
University of Karachi,
Karachi-32, Pakistan.

Dated ۲۸ر ۷ر ۱۹۹۲ء

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے عبقری، مجتہد اور مجدد تھے۔ آپ کو تمام مروجہ آداب لسانیہ و فنون دینیہ اور علوم عقلیہ پر عبور تام حاصل تھا۔ بعض علوم جدیدہ میں ایسا کمال حاصل تھا کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ بھی اہم اور پیچیدہ مسائل میں آپ سے رجوع کرتے تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین مرحوم جیسی علمی شخصیت نے بھی ریاضیات کی بعض پیچیدہ گتھیاں آپ کے تعاون سے سلجھائی ہیں۔

امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی ترجمۂ قرآن، تصنیف و تالیف اور بندگان خدا کی رشد و ہدایت میں گزاری۔ آپ کا ترجمۂ قرآن بڑا محتاط، مثالی، بامحاورہ اور سلیس ہے۔ گو آپ رح آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن اپنی تعلیمات و تصنیفات، اپنے ارشد تلامذہ اور نامور خلفاء اور ان کے لائق و فائق جانشینوں کے ذریعہ جو علم و فضل اور ہدایت کی قندیلیں روشن کر گئے ہیں وہ آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور آئندہ بھی مینارۂ نور ثابت ہونگی۔

جمیل احمد

المرکز الاسلامی
بی بلاک - نارتھ ناظم آباد
کراچی-۳۳ (پاکستان)
پوسٹل کوڈ ۷۴۷۰۰

الوفاق العالمی للدعوة الاسلامية

World Federation of Islamic Missions

Founded by Dr. Maulana Mohammad Fazl-ur-Rahman Al-Ansari Al-Qaderi, M.A. Ph.D. (Rahmatullah Alaihi)

Office Phone : 61 41 56
Cable : "ALEEMIYAH"
Karachi.

ISLAMIC CENTRE,
Islamic Centre Road,
B-Block, North Nazimabad,
KARACHI-33 (Pakistan)
Postal Code-74700

No. Al-M.J./P II

۲۷/جولائی ۱۹۹۲ء

محترم جناب صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑی مسرت ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی اپنی شاندار روایت کے مطابق اس سال بھی عالمی پیمانے پر امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی ہمہ جہت شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ بیک وقت ایک عظیم مصلح، محدث و مجدد، مفسر و مترجم، فقیہہ و ادیب اور منفرد شاعر کی حیثیت سے نظر آتے ہیں۔ ان سب سے قطع نظر ان کی شبانہ روز کاوشیں صرف اور صرف اعلائے کلمہ دین کیلئے وقف تھیں، ان کی فکر و نظر کا محور عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ یہ ان ہی کی سعی و جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج بلاد شرق و غرب کے کروڑوں کلمہ گو کے دلوں میں عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن ہے۔ دو قومی نظریہ پیش کرنے میں بلاشبہ ان کی ذات گرامی نمایاں طور پر تمام ہندوستان کے علماء و دانشور سے تاریخی اعتبار سے سبقت لے جاچکی ہے۔ اور ان کے جانشین، خلفاء و تلامذہ کی کثیر تعداد نے غیر منقسم ہندوستان میں اسی دو قومی نظریے کو فروغ دیا اور تحریک پاکستان کو نئی جہت عطا کی۔

اُن کی ذات بلاشبہ ملت کے اتحاد و اتفاق کی ایک عظیم نشانی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی تعلیمات کی روشنی میں احیائے دین اور اتحاد امت کا اہم فریضہ انجام دینے کی سعی جاری رہے۔

یہ خوش قسمتی بلاشبہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے حصے میں آئی ہے کہ وہ حضرت کے مشن کی تکمیل اور ان کی تعلیمات کو حلقۂ ادب و اصحاب فکر و نظر تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ادارہ کی یہ جرأت مندانہ سعی اپنے منطقی انجام تک پہنچ رہی ہے اور حضرت امام احمد رضا کا پیغام اتحاد و محبت زیادہ بہتر طریقے سے برعظیم پاک و ہند کے کثیر حلقوں تک پہنچ رہا ہے۔

میں اور میرے ادارے کے تمام اراکین و رفقاء اس کانفرنس کے انعقاد میں آپ اور ادارہ کے تمام معاونین کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا پیغام دیتے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں آپ کے ادارہ کو خدمت دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

والسلام مع الاکرام،

فقیر پرتقصیر

(Registered under the Societies' Registration Act)
Approved under Section 47 of Income-Tax Ordinance 1979, Vide C.B.R. Letter No C. 71 (117)-ITP/65, Part, Dated 25-8-79.

عاشق رسول امام احمد رضا قادری بن مولانا محمد نقی علی خان بریلوی کی برسی کے موقع پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے مجلہ کا اجراء بجا طور پر ان کی خدمات کا اعتراف ہے ۔

امام احمد رضا نے اندرونی و بیرونی باطل پرست تحریکوں ، دور جدید کی گمراہیوں ، معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں اور غلط رسم و رواج کے خلاف فقیہانہ و مجددانہ نشان سے جہاد بالقلم کیا ۔ آپ نے ملحدانہ افکار و نظریات اور اسلام دشمن سازشوں کو بے نقاب کر کے مسلمانوں کو ان سے دور رہنے کی تاکید کی ۔ آپ نے مسلسل جدوجہد کر کے اسلامی اصول و ضوابط اور شعائر مذہب و ملت کی حفاظت کا گرانقدر فریضہ انجام دیا ۔

امام احمد رضا کا دور وہ دور ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کے ساتھ انگریزوں کے رویئے کو بخوبی اجاگر کیا ۔ آپ نے محسوس کیا کہ ہندو مسلمان کے دل و دماغ پر چھا گیا ہے اور مسلمان اپنی عظمت و خودی کا سودا کر چکا ہے ۔ ہندو یہ بھی چاہتا ہے کہ جب بھی انگریز برصغیر سے رخت سفر باندھے تو وہ اس کا جانشین بنے اور اپنی اکثریت کی آڑ میں مسلم کشی کا دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر کرسکے۔ مسلمانوں کو خواب خرگوش سے بیدار کرنے کے لیے آپ نے مسلمانوں کی طرف متوجہ کیا تاکہ انگریز اور ہندو کے فکری تغلب سے نجات مل سکے اور مذہب سے تعلق قائم ہو ۔ امام احمد رضا نے دو قومی نظریہ کی علمی تشریح و تعبیر پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنا وسیع حلقۂ عقیدت پیدا کیا اور ان کے اس عظیم حلقۂ ارادت نے تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم کی بھرپور مدد کی ۔ گویا اس طرح بالواسطہ آپ نے تحریک پاکستان کو تقویت بخشی ۔

امام احمد رضا نے اپنی پوری زندگی میں جہاد بالقلم بغیر مصلحت کوشی کے کیا ۔ وہ جس طرح خود مجسم صداقت تھے اسطرح پوری امت مسلمہ کو سچائی کا آئینہ دکھانے میں کبھی عار محسوس نہیں کیا ۔ وقت اور مصالح سے بالا تر ان کی ذاتی جدوجہد بلا رکاوٹ آگے ہی بڑھتی رہی ۔ آج یہ امر باعث اطمینان ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی یاد کو تازہ رکھنے کے ساتھ ان کے مشن کو بھی آگے بڑھانے کے لیے پوری خلوص نیت کے ساتھ مصروف عمل ہے ۔

اللہ تعالی ان کی کوششوں کو کامرانی سے ہمکنار کرے ۔ آمین ۔

(ڈاکٹر محمد شمس الدین)
چیئرمین

CHAIRMAN

DEPARTMENT OF URDU
UNIVERSITY OF KARACHI

Ref. No. ____________

Dated ۲۲/ جولائی ۱۹۹۲

جناب محترم

السلام علیکم

مجھے یہ سن کر مسرت ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ایک کانفرنس منعقد کررہا ہے۔ میں نے گزشتہ کانفرنس کا مجلہ بھی دیکھا ہے۔ آپ لوگ علامہ مرحوم کی شخصیت اور انکے کارناموں پر جسطرح کام کررہے ہیں وہ لائق تحسین ہے۔ مولانا احمد رضا خاں ایک معتبر عالم دین فقیہ، شاعر اور دانشور تھے انکی فکر کے مختلف پہلوؤں اور ان کے کارناموں کی مختلف جہتوں پر ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔

مجھے توقع ہے کہ آپ کی مساعی سے مولانائے مرحوم پر مناسب تحقیقی کام سرانجام دئیے جائیں گے اور علمی و دینی حلقوں میں انکے ممتاز مقام کو درست طور پر پیش کیا جاسکے گا۔

امید کہ آپ بعافیت ہوں گے۔

نیاز مند

(ڈاکٹر یونس حسنی)

صدر، شعبہ اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامِ وقت مجددِ دین وملّت الشاہ احمد رضا خاں محدّث بریلوی قدس سرہٗ کے ۷۳ ویں یوم وصال کے موقع پر ہم ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کو امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرانے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ امام احمد رضا نے عالمِ اسلام کی یکجہتی اور فلاح وبہبود کے لئے ساری عمر جدوجہد کی اسے ہر حال میں جاری وساری رکھیں گے

پیغام منجانب

محترم محمد رفیق قادری صاحب منیجنگ ڈائریکٹر ایوب سوپ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

Ayoob Soap Industries (Pvt) Limited

D-155-A, Site, Karachi.
Phone: 293442.
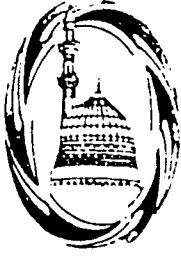
فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے
جس کا اخلاق سب سے بلند ہے

امام احمد رضا کانفرنس مبارک ہو

عرشی بلڈرز اینڈ ڈیولپرز

حاجی قاسم عباس پٹیل

سرپرست

حضرت علامہ شمس الحسن المعروف شمس بریلوی

آپ دنیائے علم و ادب کی ایک مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ تقریباً چالیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصانیف نہ صرف خواجہ تاشان رضویت کے لئے باعث فخر و نازش ہیں بلکہ غیروں نے بھی آپ کی علمی اور ادبی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔ آپ نے معارف رضا اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو ہمیشہ اپنی نگارشات سے نوازا۔ معارف رضا میں آپ کے تحقیقی مضامین بڑے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ خواجہ تاشان رضویت آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتے کہ آپ نے حضرت امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا تحقیقی اور ادبی جائزہ پیش کرکے دنیائے رضویت کی ایک بے مثل خدمت انجام دی ہے ادارہ آپ کی ایک محققانہ کتاب "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری" کی جلد اول ۱۹۸۵ء میں اور جلد دوم ۱۹۸۶ء میں پیش کرچکا ہے۔ حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۹۸۶ء میں منعقد ہونے والے مقابلہ کتب سیرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی تحریر کردہ کتاب "سرور کونین کی فصاحت" کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا اور صدر جنرل ضیاء الحق نے سند اور نقد انعام سے آپ کو نوازا۔

سرپرست

والامرتبت محقق و دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

آپ دنیائے رضویت میں اپنی تحقیقات اور امام احمد رضا قدس سرہ پر اپنی بہترین محققانہ نگارشات کے باعث ایک محبوب و مشہور شخصیت ہیں۔ بلاخوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ نے اپنی فکر کے انمٹ اور انمول جواہر پارے جو دنیائے رضویت کے سامنے پیش کیے ہیں۔ خواجہ تاشان رضویت اس کے شکر سے کسی طرح بھی عہدہ برآں نہیں ہوسکتے۔

آپ نے اپنے زور قلم سے اعلٰحضرت امام احمد رضا کے علمی، تحقیقی اور مذہب حنفی پر آپ کی فقید المثال تحریروں کا لوہا غیروں سے بھی منوالیا۔ آپ پندرہ سال سے شب و روز اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ زمانے کی نامساعدت سے جو دبیز پردے اعلٰحضرت امام رضا کی عروس فکر پر پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھا کر اس شاہد رعنا جمال ہوش ربا سے نگاہوں کو حیرت زدہ کردیں۔ آپ کی تخلیقات میں "اجالا" ایک شاہکار حیثیت رکھتا ہے۔ ادارہ نے اس کا سندھی ترجمہ آپ کی خدمت میں ۱۹۸۶ء میں پیش کیا تھا۔ اس سال آپ کے قلم کا ایک اور شاہکار اور فکر کی ایک اچھوتی تخلیق "راہبر و رہنما" پیش کرکے ہم اپنا سر افتخار سے بلند کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اپنی تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کے دینی و علمی کارناموں کو عوام الناس میں روشناس کروایا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی تصانیف کو متعارف کروانے میں بھی بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی زیر نگرانی ملکی اور غیر ملکی اسکالرز مختلف جامعات میں تحقیقی مقالات قلمبند کر رہے ہیں۔ حال میں اوشاسانیال نے کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے پی ایچ ڈی کا مقالہ "امام احمد رضا اور علمائے اہلسنت" مکمل کرکے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اوشاسانیال نے زیادہ تر مواد ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں تیار کیا۔ اس کے علاوہ لندن یونیورسٹی سے پروفیسر ضیاء الدین تحقیقی مقالہ تیار کر رہے ہیں، جس کی ڈاکٹر صاحب کی مکمل نگرانی کر رہے ہیں۔ پاکستان میں جامعہ کراچی سے ڈاکٹر صاحب کی ڈائرکٹرشپ میں پروفیسر محمد اسحاق مدنی بھی اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

سید شاہ تراب الحق قادری صاحب

شاہ صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا تعلق برصغیر کے ایک مشہور علمی خانوادے سے ہے۔ آپ کے نانا حضرت انوار اللہ خاں قادری حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے اور اعلیٰ حضرت کے آپ سے نیاز مندانہ تعلقات تھے۔ آپ حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ رحمۃ کے فرزند نسبتی اور جانشین ہیں شاہ صاحب کا شمار پاکستان کے چند منتخب مقرروں میں ہوتا ہے۔ اہلسنت و جماعت کی تنظیمی اور فلاحی محاذ پر آپ کی بے پناہ خدمات ہیں۔ آپ نے پاکستانی سیاست میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ دارالعلوم امجدیہ کے نائب مہتمم ہیں۔ کئی اشاعتی اداروں کے سرپرست ہیں۔ جماعت اہلسنت کے امیر ہیں۔ ہرچند کہ شاہ صاحب کی سرپرستی ابتداء ہی سے حاصل رہی ہے۔ لیکن ادارے کے اراکین کے بے حد اصرار پر بحیثیت سرپرست ادارہ آپ کی باقاعدہ شمولیت ادارہ کے لئے باعث عزت و افتخار ہے۔

صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

جناب صاحبزادہ وجاہت رسول قادری

ایم اے (معاشیات)

ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز پاکستان

وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں اور زکوٰۃ سیل کے انچارج ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور و معروف عالم دین اور مبلغ اسلام حضرت سید ہدایت رسول صاحب آپ کے جد امجد ہیں۔ ماشاء اللہ ایک مرد صالح اور ایسے جمیل اور پاکیزہ کردار کے حامل ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو ان کے رنگ میں رنگ دے۔ بنک کی ملازمت دینی کاموں میں حارج نہیں ہوتی۔ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے فیدائیوں میں ہیں اور ان کے نام سے جو کام بھی ہوتا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

ایک طرف تو دفتر کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سنبھالتے ہیں تو دوسری طرف ادارہ کی دامے درمے وسخنے ہر طرح مدد کرتے ہیں اور دوسری جانب اعلیٰحضرت سے آپ کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ اگر ادارہ کو ان کی ضرورت کسی وقت بھی ہو، اپنے آرام کا خیال کئے بغیر ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

نائب صدر

حاجی فتح محمد رضوی ایم اے

آپ ادارہ کے بنیادی اراکین میں شمار کئے جاتے ہیں اور آپ کی سرپرستی ادارہ کو ایک عرصہ سے حاصل رہی ہے لیکن حال ہی میں ادارہ کے اراکین نے آپ کو منصفانہ طور پر نائب صدر کے عہدہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ کاروباری مصروفیات کے باوجود مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں دامے درمے سخنے بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ ادارہ میں نائب صدر کی حیثیت سے آپ کی شمولیت یقیناً اراکین ادارہ کے لئے باعث تقویت ثابت ہوئی ہے۔ آپ کو حضرت حجتہ الاسلام حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل ہے۔

نائب صدر

جناب شفیع محمد قادری

ادارے کے بنیادی اراکین میں سے ایک نمایاں شخصیت ہیں اور اس کے ابتدائی دور میں ہر طرح سے ادارے سے منسلک لوگوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے ہیں۔ ہرچند کہ آپ کی کاروباری مصروفیات بے انتہا ہیں لیکن پھر بھی اگر مسلک اعلیٰ حضرت کا معاملہ ہو تو پھر ہر کام چھوڑ کر اس کی طرف توجہ دیتے ہیں اور دامے درمے سخنے قدمے ہر طرح پیش پیش رہتے ہیں۔ ادارے کو جب بھی کسی قسم کی مالی پریشانی سے واسطہ پڑتا ہے۔ شفیع صاحب کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ ادارے کا موجودہ آفس آپ ہی کے تعاون کا ثمرہ ہے۔

جنرل سیکریٹری

پروفیسر مجید اللہ قادری

ایم اے اسلامیات ایم ایس سی (ارضیات) گولڈ میڈلسٹ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ ارضیات جامعہ کراچی۔ کراچی

آپ ہمارے سرپرست جناب شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری کے نوجوان اور صالح فرزند اصغر ہیں۔ ادارہ تحقیقات امام رضا کے سرگرم معاون اور معتمد ہیں۔ یہ کہنا مبالغے سے بالکل خالی نہ ہوگا کہ اگر آپ کی کوششیں اور بھرپور توجہ ادارہ کے شامل حال نہ رہتی تو ہم اس راہ میں بمشکل ہی گامزن رہ سکتے تھے۔

شیخ حمید اللہ صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس دور تجدد پسندی اور مغربیت نوازی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ فرزند دین کی راہ میں اس طرح سرگرم اور رضویت کا ایسا شیدائی ہے کہ ہر آن اور ہر لحہ اس کی یہی کوشش ہے کہ سرور کونین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان (ورفعنالک ذکرک) کے طنطنے سے ذہن ہر وقت گونجتے رہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

السید زاہد سراج القادری جوائنٹ سیکرٹری

بی اے۔ متعلم المرکز الاسلامی

باصلاحیت نوجوان ہیں۔ الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیۃ المرکز الاسلامی۔ کراچی میں دینی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ساتھ ہی اردو کالج کراچی سے ایم اے بھی کررہے ہیں۔ خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت پیر طریقت علامہ غلام رسول قادری رضوی کشمیری مدظلہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ نیز حضرت کی خصوصی شفقت و محبت میں سلوک کے مدارج طے کررہے ہیں۔

اپنی دوہری تعلیمی مصروفیات کے باوجود ادارے کے لئے کافی وقت دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے خصوصی لگاؤ اور عشق ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں انہیں شبانہ روز دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات

پروفیسر حافظ قاری عبد الباری

ایم اے اسلامیات، پروفیسر جامعہ ملیہ کالج کراچی

حافظ قاری عبد الباری صاحب ایم اے اسلامیات کے علاوہ فاضل درس نظامی بھی ہیں۔ آپ کے والد ماجد جناب مولوی عبد اللطیف صاحب (خطیب شاہجہاں مسجد ٹھٹھہ سندھ)، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبد الباری صاحب نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ ماحول فاضل بریلوی کی محبت اور عقیدت سے سرشار تھا۔ عنفوانِ شباب ہی سے آپ بھی اسی راہ پر گامزن رہے۔ جب علم و فضل نے ذہن کو مزید جلا بخشی تو اس عقیدت میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔

پروفیسر موصوف ادارہ تحقیقات امام رضا سے اپنی عقیدت کے باعث خصوصی رابطہ رکھتے ہیں اور اس ادارے کے سرگرم معاون ہیں۔

فنانس سیکریٹری

منظور حسین جیلانی

بی کام ڈپلومہ میڈ ایسوسی ایٹ
انسٹیوٹ آف بنکرز آف پاکستان (گولڈ میڈلسٹ)

آپ بھی حبیب بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں
وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ کا تعلق بریلی شریف سے
ہے اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے
شرف بیعت حاصل ہے۔ اعلٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے
عقیدت کے پیش نظر وسط ۱۹۸۶ء میں ادارہ سے منسلک ہوئے تاکہ
ادارہ کو جدید خطوط پر منظم کیا جائے۔ ان کی شمولیت کے بعد ادارہ کی
سرگرمیوں کا دائرہ کار بے انتہاء وسیع ہوا ہے۔ آپ کی مساعی میں ادارہ
کا باقاعدہ رجسٹریشن، ادارہ کے اپنے دفتر کا قیام، امام احمد رضا کانفرنس
کے موقع پر ہر سال ایک مجلہ کا اجراء شامل ہے۔ آپ ہمیشہ خوب سے
خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

حاجی عبداللطیف قادری

آپ ادارہ کے بنیادی اراکین میں سے ہیں ایک صالح نوجوان ہیں اور حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ مسلک اہلسنت اور اعلیٰ حضرت سے وابستگی اور عقیدت کے باعث دینی اور علمی حلقوں میں قدر منزلت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ دینی کاموں خصوصاً ادارہ کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل رہتے ہیں اور تمام تر کاروباری مصروفیات کے باوجود مسلک کے کام کو فوقیت دیتے ہیں۔

سید ریاست رسول قادری

سید ریاست رسول قادری ولد وزارت رسول قادری، صدر ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی ہیں، ایک صالح جوان ہیں۔ طریقت میں حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت ہیں۔ آپ بی۔ کام ہیں دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ ایک جاپانی فرم کنامٹسو کارپوریشن میں منیجر ٹکسٹائل ہیں۔

تجارتی معاملات میں بھی ماشاء اللہ بڑے زیرک ہیں۔ کئی یوروپیئن اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کا تجارتی سفر کر چکے ہیں۔ ادارے کے مالی معاملات میں ہر سال خاصا تعاون کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

ادارہ کے عملہ کا تعارف

محمد امتیاز فاروق

ادارہ کے کل وقتی سیکریٹری ہیں ایک صالح، باشرع اور نیک نوجوان طالب علم ہیں۔ ادارہ کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ سلسلہ تعلیم بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اتنی کم عمری میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے ان کی عقیدت دیکھ کر یقین ہے کہ وہ اس مشن کو جاری و ساری رکھنے میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

اقبال احمد قادری اختری

آپ ایک باشرع، نیک اور صالح نوجوان ہیں دینی تعلیم سے بے انتہا لگاؤ ہے۔ آپ کے تحریر کردہ مضامین بزرگان دین خصوصاً اعلیٰ حضرت اور ان کے صاحبزادگان متوسلین اور خلفاء پر اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مفتی اختر رضا خاں الازہری سے شرف بیعت حاصل ہے۔ ادارہ ہذا میں نائب سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں یہ دونوں نوجوان ادارہ کے دو مضبوط ستون کی مانند ہیں۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
(علامہ اقبال)
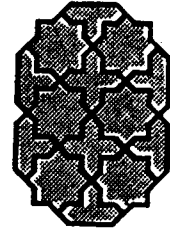
GARMENT DIVISION

WITH BEST COMPLIMENTS
FROM :
F. K. K. TEXTILE INDUSTRIES LIMITED

Manufacturers and Exporters of Garments from Woven Fabrics,
is a young but
Energetic Company interested in new and Challenging Assignments
Established in
September, 1985
With
highly experienced management team.
The Company is a sister concern of Burney's Group, having
about 1200 employees and turnover of multi-million rupees.

F. K. K. TEXTILE INDUSTRIES LTD.

Plot No. L-3/A
Block 22
Federal 'B' Area,
Karachi (Pakistan)

Phone : 683889, 671885, 682018
Telex : 23525 SHAMA PK.
Booth Telefax : 92-21-7352-76) Attention
92-21-7352-77) F.K.K.

Telegraphic Address : SHAMAWAK.

CITY OFF : O.T. 5/6 RAMPART ROW-BOMBAY BAZAR P.O. NO. 6110 KARACHI (PAK) Ph : (021) 228523-7 CABLE : "WAXMATCH"
HEAD OFFICE : PLOT NO. L-3A, BLOCK NO. 22 FEDERAL "B" AREA KARACHI. PHONES : 683889-682018-671885 TLX : 23525 SHAMA PK.

نشانِ سعادت

جسٹس میاں محبوب احمد
(چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)

علم و فکر کی یہ پاکیزہ مجلس جہاں اہل دل اور صاحبان تحقیق جمع ہیں۔ میرے لئے نشان سعادت ہے کہ میں بھی اس متبرک محفل میں شریک ہوں۔ ایسی برکتوں سے معمور محافل میں اہل محبت کے لئے سامان تسکین اور صاحبان علم کی تشنگی کو سیراب کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ مقدس بزم آرائیاں ایمان وسلامتی کی غماز ہوتی ہیں۔ یہاں کی حاضری سے عقل کو جلاء اور پاکیزہ فکری کو دوام نصیب ہوتا ہے۔

اس محفل خیرونور میں ایک ایسے سعادت نشان کا تذکرہ ہے۔ جس نے اپنے کمالات علمیہ سے علم و تحقیق کو نئی جہات سے روشناس کرایا۔ صاحبان علم و فکر کو آگہی کے نئے سراج منور دکھائے۔ اہل دل کی سونی بستیوں میں آج بھی ایسے عشاق کے تذکروں سے روشنی ہوتی ہے۔ جنہوں نے اپنی متاع زیست کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس چوکھٹ پر نثار کردیا۔ اور اہل محبت کے لئے یقین آفرینی کے نئے دروازے وا کردیئے۔ اور یہ سبق عشاق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نصاب محبت میں ہمیشہ کے لئے رقم کردیا کہ

"ایمان کی جان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کا دوسرا نام ہے۔"

برصغیر کی تاریخ میں جب بھی عزم وثبات، فکر و عمل اور محبت ویقین کی تاریخ رقم کی جائے گی۔ تو مولانا احمد رضا خان کا اسم گرامی باب اول میں زریں حروف سے رقم ہوگا۔ تاریخ کیا ہے؟ یہی کہ افراد کے کردار کا تذکرہ اور اقوام کی کاوشوں پر تبصرہ۔ تاریخ افراد کا بیان کرتی ہے۔ مگر کائنات ارضی میں بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں تاریخ اپنی تعمیر و زینت کے لئے برائے مدد پکارتی ہے۔

تاریخ کے اوراق پارینہ کو حکایت جدید اور دائمی زیست انہی پاکیزہ نفس کی بدولت نصیب ہوتی ہے۔ جب روشنی کے ان میناروں سے ہدایت کا نور ضیا فرمائی کرتا ہے تو ملائکہ کی محفل میں رشک وحیرانی کا ایک دراز سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اور خلیفہ الٰہی کی عظمتوں پر کائنات گواہ بن جاتی ہے۔

مجھے آج کی محفل کے ممدوح امام احمد رضا کی حیات پر گفتگو کرتے ہوئے ان کی ہمہ جہت شخصیت کا تصور سامنے آتا ہے تو ان کی صفات فاضلہ کے انتخاب میں دشواری آتی ہے کہ ان کی زندگی کے کس پہلو کو بیان کروں اور کس کو ترک کروں۔

شکار ماہ کہ تسخیر آفتاب کروں
میں کس کو ترک کروں کس کا انتخاب کروں

ان کی قرآن فہمی سے لے کر شعر گوئی تک کے موضوعات ایک جہان نو لئے ہوئے ہیں۔ وہ مترجم کی حیثیت میں ہوں تو شعور و بیان اور اداؤ زبان کا ایک دبستان جدید نظر آتے ہیں۔ جب محدث کی حیثیت سے دیکھیں۔ تو امام نووی، امام عسقلانی، امام قسطلانی اور امام سیوطی یاد آجاتے ہیں۔ فقہ میں ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے کرم توجہ سے کشکول فکر بھرے نظر آتے ہیں۔ علم کلام میں امام رضا ابو منصور ماتریدی اور اشاعرہ کے آئمہ وقت اور دقت نظری کا نمائندہ

ہیں۔ منطق و فلسفہ کا میدان امام کی شہسواری فکر سے پامال ہے اور ارباب دانش یونان امام احمد رضا کے باجگزار ہیں۔ علوم معقول و منقول کا کونسا شعبہ ہے۔ جس میں اعلیٰ حضرت درجہ اجتہاد پر فائز نہیں ہیں۔ اخلاق و عمل، غیرت و حمیت ملی ان کی ذات کے نرالے پہلو ہیں۔

اصابت فکر میں عکس صدیق ہے۔ حمیت دین میں دبدبہ فاروقی سے مزین ہیں۔

حلم تقویٰ میں رنگ عثمانی جھلکتا ہے۔ فقر و شجاعت میں یہ فقر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی ذات ایثار نفسی میں دین کے لئے ایسی ڈھال ہیں کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے ایمان کی عملی تصویر دکھائی دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی جامع شخصیت کا ہر پہلو مومنانہ اور ہر انداز مجاہدانہ ہے۔ مسلمانوں کی ہر میدان میں ان کی رہنمائی بروقت اور فراست سے معمور تھی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں برصغیر کا ہر شہر میدان کارزار بن گیا تھا۔ انگریزوں نے اپنی فتح کے بعد قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا تھا۔

علماء، و مشائخ کا قتل عام ہوا، شعائر اسلام کی توہین ہوئی، اہل اسلام کی املاک ضبط کر لی گئیں۔ یورپ نے اس غارت گری پر ہی اکتفاء نہ کیا۔ بلکہ اس کے مذموم مقاصد میں یہ کوشش بھی شامل تھی کہ مسلمانوں کو ان کی تہذیبی اقدار، دین سے وابستگی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پایاں محبت کے جذبے اور الفت جہاد سے محروم کر دیا جائے اور اس قوم رسول ھاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر اس شے سے محروم کر دیا جائے جو اس کی بقاء اور علیحدہ تشخص کی ضامن ہے۔

ان حالات کا اجمالی سا جائزہ ہم پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح کر دیتا ہے کہ ان حالات میں دین ملت کی پاسداری کا فریضہ ادا کرنا کس قدر مشکل تھا۔

امام احمد رضا کی ہمہ پہلو ذات نے اس مشکل میں کس انداز سے حالات سے پنجہ آزمائی فرمائی۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کے الفاظ میں "کہ جس کے مقدر میں تمام داخلی اور مذہبی فتنوں سے نبرد آزما ہونا لکھا تھا۔ اور اس کے لئے یہ فریضہ چنا گیا کہ وہ پیکر حسن و جمال، منبع فضل و کمال، مصدر کرم و نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی جانب ملت کا رخ کر دیں۔" ایک اندازے کے مطابق حضرت امام کو ۷۰ کے قریب علوم و فنون پر دسترس حاصل تھی۔ علوم جدید ریاضی، لوگارتھم اور فزکس میں بہت بلند مرتبہ محقق ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ضیاالدین وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے آپ سے علوم ریاضی پر گفتگو کے بعد بے ساختہ یہ اعتراف کیا کہ،

"علم لدنی کے بارے میں سنا تھا۔ آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا" ان کے علمی مقام کی وضاحت کے لئے ایک بہت بڑے تحقیقاتی ادارے کی ضرورت ہے۔

حضرت امام رضا کو علوم شرعیہ میں بے پناہ دسترس حاصل تھی۔ شجرہ علمی نے ہمیشہ ہی ملت اسلامیہ کی دستگیری فرمائی۔ اکابرین ملت اور زعماء قوم اس اعتراف پر متفق ہیں کہ امام احمد رضا علوم کی جامعیت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

مفکر اسلام شاعر مشرق فرماتے ہیں۔

"ہندوستان کے دور آخر میں مولانا احمد رضا خان جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ مولانا اپنی رائے پختہ انداز میں قائم کرتے اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہتے تھے۔ مولانا احمد رضا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ تھے۔" مولانا کی علمی گہرائی پر جسٹس ملک غلام علی صاحب کی رائے سماعت فرمایئے۔ "جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی ہے۔ وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے۔ عشق خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان کی سطر سطر سے پھوٹتا ہے۔"

عبدالحئی لکھنوی یوں گویا ہیں۔

"فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر عبور کے سلسلے میں ان کا کوئی بھی ہم عصر ان کا ہم پلہ نہیں" اس پر ان کی کتاب کفل الفقیہ شاہد ہے۔ شاہ معین الدین ندوی نے یوں اعتراف کیا کہ "ان کے عالمانہ، محققانہ فتاویٰ مخالفین اور موافقین سب ہی کے لئے قابل مطالعہ ہیں۔"

ڈاکٹر ایوب قادری کے خراج تحسین کا انداز دیکھئے۔

"اگرچہ فاضل بریلوی تمام علوم متداولہ میں کامل مہارت رکھتے تھے مگر فقہ میں ان کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔"

آپ نے ایک علمی نشست میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر مسلسل چھ

گھنٹے فرمائی۔ اور آخر میں فرمایا۔ کہ ہم نے اس سورہ مبارکہ کی چند آیات کی تفسیر ۸۰ اجزاء میں لکھی تھی۔ باقی عدم فرصت کی بناء پر نہ لکھ سکے۔"

حضرت احمد رضا کی علمی جداگانہ شان یہ ہے۔ کہ آپ سے اکثر سوالات جلیل القدر علماء نے فرمائے ہیں۔ مسئلے کو اس وضاحت سے بیان فرماتے کہ سائل کی تشنگی ختم ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ عدالتیں بھی ان سے راہنمائی حاصل کرتی تھیں۔ وصیت کے مسئلے میں ۶۶ صفحات پر مشتمل فتویٰ چیف کورٹ بہاولپور ارسال فرمایا تھا۔

وسعت نظری ایسی کہ ایک مرتبہ علماء نے مسلمان تعلیمی اداروں کو سرکاری گرانٹ لینے سے منع کر دیا۔ امام احمد رضا نے اس بندش کو نادرست قرار دیا۔ اور فرمایا کہ گورنمنٹ ہم سے ٹیکس لیتی ہے۔ ہم کیوں نہ گرانٹ لیں۔ اور اس مسئلے پر ایک مدلل کتاب رقم فرمائی۔

سیاسی میدان میں گاندھی کے فریب نے تحریک خلافت میں مسلمانوں کو شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ مولانا بریلوی نے قبل از وقت مسئلہ خلافت کو اجاگر کیا تھا۔ اور ہجرت سے منع فرمایا تھا۔

اسی طرح گائے کے ذبح پر گاندھی نے امتناع کے فتاویٰ حاصل کئے۔ اور شعائر اسلام پر پابندی لگانے کا ایک نیا انداز اختیار کیا۔ امام موصوف نے شدت سے اس فکر کا علمی تعاقب کیا۔

امام رضا نے مسلمانوں کی اجتماعی حیات کے لئے جو آئین بنایا۔ اس کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری غیر مشروط پر رکھی۔ وہ فرنگی و ہندی چنگیزیت کا مقابلہ مصطفویت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس نور سے کرنا چاہتے ہیں جہاں شرار بولہبیت کا وہم بھی نہ گزر سکے۔ اقبال بھی یہی مرض تشخیص کرتے ہیں۔ کہ کفر وطاغوت کی سازش یہی ہے کہ

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

امام احمد رضا نے اس مریضانہ ذہن کی پیدا شدہ سازش کا علاج یہ تجویز کیا۔ کہ

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے' ان کے در پہ پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا' آخر گیا

اقبال و رضا کا نظریہ رجوع ملت اسلامیہ کے درد کا درماں ہے۔ اسی نظریہ پر عمل پیرائی ہماری نجات کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ ملت اسلامیہ کے عظیم فرزند اور مجاہد کبیر مولانا محمد علی جوہر نے اس حقیقت کو کس احسن انداز سے بیان فرمایا ہے۔

"اقبال کا کمال یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کے ذہن وفکر کو قرآن کی طرف موڑ دیا۔ اور مولانا احمد رضا خان کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے قلوب کو صاحب قرآن کی طرف موڑ دیا۔"

مولانا احمد رضا خان کے نزدیک حریت ملت اور حریت فکر کا مصدر وماخذ صرف اور صرف ذات رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی ہی میں میسر آسکتا ہے۔ کائنات کی ہر قوت اور ہر طاقت قوت عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف رجوع کرتی ہے۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت ہی مرکز ایمان ہے۔ اور ملت ومذہب کی قوت مرکز بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق ہی سے میسر آتی ہے۔ انہی کی ذات پاک' انہی کی محبت' مدار جان اور ایمان ہے۔ مرکز سے گریز ہمیشہ شکست وریخت کا سبب بنتا ہے۔

امام احمد رضا کے نزدیک حریت فکر اور حریت وجود صرف اور صرف نسبت عشقیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو نسبت عشقی کی اس زرہ استقامت سے مزین کیا ہے۔ کہ جس کے بعد باطل کی کوئی فکر اور طاغوت کا کوئی حربہ جسد ملت پر کارگر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس وقت قلب ونگاہ اور فکر و عمل اس حسن میں ڈھل جاتا ہے۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

مولانا احمد رضا خان ایک جامع الصفات ہستی

چوہدری محمد اکرم
(صوبائی وزیر اوقاف حکومت پنجاب)

دنیا میں کچھ جامع الصفات ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے علم وفن سے مخلوق خدا طویل عرصے تک مستفید ہوتی رہتی ہیں۔ ان ہی شخصیات میں سے حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی ذات گرامی بھی ہے جو بلاشبہ چودھویں صدی کے جلیل القدر فقیہ' ولی کامل اور فقید المثال جید عالم ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ کی ذات اقدس علم وفضل اور زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مناصب پر فائز تھی۔ آپ کی علمی وادبی قابلیت مسلم تھی۔ وہ کون سا علم تھا جس پر انہیں دسترس حاصل نہ تھی۔ علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم ہندسہ، علم ریاضی، علم منطق، علم فلسفہ، علم کیمیا، حتیٰ کہ ہر قسم کے دینی و دنیاوی علوم پر مکمل مہارت حاصل تھی۔ ساتھ ہی آپ ایک عظیم مصلح اور سیاستدان بھی تھے۔ غرضیکہ انہیں علم وادب میں ایک منفرد مقام حاصل تھا جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ وہ اعلیٰ سیرت وکردار اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔

ہم ایسے ہی صاحب کردار اور اعلیٰ صفات کے حامل کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب ہم ان کے سیرت وکردار اور اعلیٰ صفات کا طائرانہ نظر سے مطالعہ کریں تاکہ ان کی اعلیٰ ظرفی کا اندازہ لگایا جاسکے۔ امام احمد رضا بریلوی نے مسلمانوں کو سیدھی راہ دکھائی۔ انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں سے ٹکرلی' ملت اسلامیہ کو ملت وحدہ بنانے کی سعی فرمائی تاکہ مسلمان قوم غیر مسلموں سے آزادی حاصل کر سکیں۔ آج وقت کا اہم تقاضا ہے کہ ہم سب مل جل کر ان کی تعلیمات پر صدق دل سے عمل کریں۔ اور ملک وملت کی تعمیر وترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

پاکستان کا قیام دراصل ان ہی بزرگوں کی دینی وملی خدمات کا صلہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم پاکستان کی تعمیر و ترقی 'خوشحالی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائیں اور اپنے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے موجودہ منتخب جمہوری حکومت کے نفاذ شریعت کی کوششوں میں بھرپور تعاون پیش کریں تاکہ ملک میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام حقیقی معنوں میں عمل میں لایا جاسکے۔ اور پاکستان ایک حقیقی اسلامی فلاحی مملکت کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھر سکے۔

Telegrams : TAJBAWA
Telex : TBANI PK - 2622

THE NAME TRUSTED WORLD OVER
SABCOS LTD., have long been acknowledged as the manufacturers of repute all over the world. Equipped with largest cone dyeing plant in Pakistan capable of processing yarn and fabrics Sabcos products are manufactured with finest quality material under the stringent process of quality control

SABCOS Manufacturers and Exporters of
● SABCOS BLANKETS ● MACHINE MADE CARPETS ● VELVET ● TERRY TOWELS ● HOSIERY GOODS ● SUITINGS

SPECIALISTS IN DYEING & BLEACHING OF CLOTHS

SABCOS (PVT) LTD.

Mills :
A-12, S. I. T. E., Off Manghopir Road, KARACHI-16
(Pakistan) Phones : 295877-295334

Office :
45-46/B, Latif Cloth Market Luxmidas Street,
KARACHI-2 (Pakistan) Phones : 234288-238751

ایک گوہرِ آبدار

جسٹس میاں نذیر اختر

(لاہور ہائیکورٹ)

جس عظیم الشان ہستی کا ذکر یہاں کرنا مقصود ہے اور جن کے افکار کی تابانیوں سے ہر کوئی اپنا قلب منور کرتا ہوا نظر آرہا ہے' زمانہ انہیں امام اہلسنت' مجدد ملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نام سے جانتا ہے۔ آپ کی شخصیت نہ صرف شریعت و طریقت کے کمال کی آئینہ دار تھی بلکہ دیگر علوم و معارف سے بھی لبریز و معمور تھی۔ ان کے چشمہ فیض سے لاکھوں' تشنگان علم اپنی دینی' روحانی اور علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ ان کی شخصیت کی مثال ایک ایسے صدجہات گوہر آبدار کی سی ہے' جسے جس پہلو سے دیکھیں درخشندہ پائیں۔ اعلیٰ حضرت کے تبحر علمی کا احاطہ اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں لیکن ایک اجمالی جائزہ پیش کرکے' میں اس نابغہ روزگار کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے والوں کی صف میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کو علم کا سمندر' علم کا ہمالہ' علم کا بادشاہ' امام و مجدد ملت لکھا ہے۔ قدرت نے علم کے جو خزانے آپ کو عطا کئے ان کا اظہار بچپن سے ہونے لگا۔ تین سال کی چھوٹی عمر میں معلم کے اصرار کے باوجود قرآن پاک کی ایک آیت میں زیر کی جگہ زبر پڑھنے سے انکار کردیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ شاگرد کا انکار بجا تھا اور اس نسخہ کلام پاک میں کتابت کی غلطی رہ گئی تھی چار سال کی عمر میں قرآن پاک کا ناظرہ پڑھ لیا۔ ایک بار کسی نے آپ کو حافظ صاحب کہہ کر مخاطب کردیا۔ اس وقت آپ حافظ نہ تھے تو ایک ماہ کے قلیل عرصے میں قرآن پاک حفظ کرلیا۔ چودہ برس کی عمر میں جملہ علوم قرآن' حدیث وفقہ' عقائد وکلام' تنقیدات' تصوف' تاریخ' ادب' نحو' لغت وغیرہ میں کمال حاصل کرکے' سند و دستار فضیلت پائی اور فتویٰ نویسی کا فریضہ سرانجام دینے لگے۔

اعلیٰ حضرت کے افکار کی قوت ان کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پنہاں ہے۔ ان کی سوچ کا مرکزی نکتہ بھی یہی ہے کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ذکر الٰہی ہمیں منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا۔ ایسا ذکر' ذکر حق نہیں' بلکہ سقر کی کنجی ہے عشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "محمد" "احمد رضا" "المختار" کو "عبد المصطفیٰ" بنادیا اور ان کی نگاہ میں وہ نورانیت پیدا کردی کہ آیت مبارکہ "ووجدک ضالا فھدیٰ" پڑھتے ہی انہوں نے اس کا مفہوم حقیقی ان لفظوں میں بیان فرمادیا کہ "اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی راہ دی" جب کہ دیگر مترجمین اور مفسرین نے لفظ ضالا" کا ترجمہ گمراہ۔ بھٹکتا۔ راہ بھولا ہوا۔ اور بے خبر' کیا۔ بھلا آفتاب ہدایت کو گمراہی و بے خبری سے کیا واسطہ۔ ایسے مترجمین کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے:

چہ بے خبر زمقام محمد عربی ست!

اعلیٰ حضرت اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لب کشائی' انتہائی ادب اور احتیاط کی متقاضی ہے صوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی آواز بلند کرنے سے اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔ حضرت علامہ اقبال نے فرمایا:

ادب گا ہست زیر آسماں' از عرش نازک تر
نفس گم کر دہ می آید جنید وبایزید ایں جاء

اعلیٰ حضرت نے متعدد قرآنی آیات کا ترجمہ و مفہوم بھی مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاس کرتے ہوئے دامن ادب تھام کر کیا۔ مثلاً **فان یشاء اللہ یختم علی قلبک** کا ترجمہ یوں کیا: "اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر لگادے" یا

ایھا النبی کا ترجمہ کیا "اے غیب کی خبریں بتانے والے"۔ نبی کے معنی ہی ایسی خبریں دینے والا ہے جن سے عامۃ الناس آگاہ نہ ہوں۔

علم حدیث میں آپ کو اپنے دور کا امام ابو حنیفہ کہا جاتا ہے۔

اس علم میں ان کو اس قدر عبور حاصل تھا کہ اصول حدیث کے فہم وادراک کے علاوہ انہیں احادیث کے متن 'اور راویان کے اسماء وحالات ازبر تھے۔ سید محمد کچھوچھوی کا بیان ہے کہ بعض اوقات میں متن اور سند تبدیل کر کے اعلیٰ حضرت سے حدیثیں پوچھا کرتا تھا تو متن اور سند کی اصلاح فرمادیتے۔ راویوں پر آپ کی تنقید امام بخاری رحمت اللہ علیہ کی جودت ذکاء کا مرقع پیش کرتی ہے۔۔ "حاجز البحرین عن جمع بین الصلوتین" آپ کی حدیث دانی کا شاہکار ہے حدیث واصول حدیث پر آپ کی تصانیف کی تعداد ۵۳ کے قریب ہے۔

علم فقہ میں آپ کی فقاہت علمی کا لوہا اپنے بیگانے سب مانتے ہیں۔ علوم فقہ میں' بارہ جلدوں پر مشتمل فتاویٰ رضویہ ایک عظیم کتاب ہے۔ جس میں آپ کی مجتہدانہ شان نکھر کر سامنے آئی ہے۔ ان فتاویٰ پر اندرون ملک وبیرون ملک علماء کے علاوہ حضرت علامہ اقبال نے بھی آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے فقہ کی دو سو سے زائد کتب تصنیف فرمائیں' جن میں آپ کی ذہانت' فطانت اور جودت طبع کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ عقائد وکلام پر بھی آپ نے ۵۰ سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں۔

"تحقیق کے سلسلے میں مولانا احمد رضا رحمت اللہ علیہ کی کتابوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تو میرا خیال یہ تھا کہ وہ فروعی مسائل پر لکھتے ہیں ۔ لیکن جب مطالعہ کیا تو بجا طور پر یہ اعتراف کرنا پڑا کہ ہمارے استاد شبلی کا علم تو پر کاہ بھی نہیں تھا۔"

اعلیٰ حضرت کو اردو' عربی اور فارسی پر عبور حاصل تھا۔ متعدد کتابیں' عربی اور فارسی میں بھی لکھیں۔ "قصیدہ غوثیہ" کی عربی عبارت پر اعتراضات کے جواب میں "الزمزمۃ القمریۃ" کتاب تحریر فرمائی اور تمام اعتراضات کا مسکت جواب لکھا۔

سائنس' مادی اور طبعی علوم میں بھی آپ کے علمی رسائل تحقیق و فکر کے شاہکار ہیں۔ علم ریاضی' ہندسہ' الجبرا' توقیت' نجوم' جعفر اور دیگر بہت سے علوم پر مہارت تامہ حاصل تھی۔ معاشیات پر آپ کی کتاب "کفل الفقیہ الفاھم" ایک نادر کتاب ہے۔ علاوہ ازیں شاعری' بالخصوص نعتیہ شاعری میں انتہائی بلند مقام کے حامل تھے۔ آپ کے مجموعہ کلام کا نام "حدائق بخشش" ہے۔ آپ فرماتے ہیں "نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔" آپ نے شریعت کی پابندی کرتے ہوئے نعتیہ شاعری فرمائی۔ ایک جگہ کہتے ہیں:

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

اس کے باوجود اشعار کا حسن قائم رہا۔ خود ہی فرماتے ہیں:

جو کہے' شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کا کیوں کر آئے
لا اسے' پیش جلوہ زمزمہ رضا کہ یوں!

ڈاکٹر فرمان فتحپوری لکھتے ہیں "علمائے دین میں نعت نگار کی حیثیت سے سب سے ممتاز نام مولانا احمد رضا بریلوی کا ہے۔ ان کی شاعری کا محور خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی و سیرت ہے۔ مولانا صاحب' صاحب شریعت بھی تھے اور صاحب طریقت بھی۔ صرف نعت و سلام و منقبت کہتے تھے۔ اور بڑی دردمندی و دلسوزی سے کہتے تھے۔ سادہ و بے تکلف زبان اور برجستہ و شگفتہ بیان ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔"

الغرض اس جامع علوم شخصیت میں ۵۶ سے زائد علوم کا ایک سمندر موجزن تھا۔ جدید تحقیق کے مطابق آپ کے علوم کی تعداد ایک سو اور تصانیف کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔ مقام حیرت ہے کہ فرد واحد میں اتنے علوم کیسے جمع ہو گئے؟ میں نے ابتداء میں ذکر کیا تھا کہ اعلیٰ حضرت کے افکار کا مرکزی نکتہ "عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے۔ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدت سے تعاقب فرماتے۔ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلیں سجاتے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جان رحمت' وشمع بزم ہدایت پہ لاکھوں درود و سلام بھیجتے اور یوں زیست کے ہر لحہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گم رہتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی محبت میں خود رفتہ ہوئے تو مالک دو جہاں نے انہیں اپنی طرف راہ دے دی۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت' حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سرشار و خود

رفتہ ہوئے تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مدینتہ العلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی طرف راہ عطا فرمادی۔ اور یوں فیضان نبوت سے انہیں وہ وسعت علمی نصیب ہوگئی جس پر عالمان دہر حیران و ششدر ہیں۔ اس سلسلے میں بچپن کا یہ واقعہ قابل غور ہے کہ آپ نے رامپور میں علم ہیات کے فاضل مولانا عبدالعلی رامپوری سے شرح "چغمینی" کے بعض اسباق پڑھے۔ اس پر آپ کے والد ماجد نے فرمایا۔

"اس میں کیوں وقت صرف کرتے ہو۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیارے کی بارگاہ سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔" اس حقیقت کی طرف اعلیٰ حضرت نے خود بھی اشارہ فرمایا۔

ایک بار ڈاکٹر ضیاء الدین نے آپ سے پوچھا کہ علوم ریاضی میں دستگاہ کس ادارے کا فیض ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا "ایک ریاضی تو کیا جملہ علوم ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات ہیں۔" گویا آپ نے بزبان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا:

ما طالب خدائیم بر دین مصطفیٰ ئیم
بر در گہش گدائیم سلطان ما محمد

کنز الایمان کی خصوصیات سورہ بقرہ کے حوالے سے

علامہ یٰسین اختر مصباحی (انڈیا)

عرف عام میں ترجمہ کسی کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کو کہا جاتا ہے اور ترجمہ کے اندر اگر ایک ایک کلمہ کی جگہ اس کا ہم معنی لفظ استعمال کیا جائے تو اسے لفظی ترجمہ کہا جاتا ہے اور اگر مطالب و مفاہیم کی ترجمانی کی جائے تو اسے معنوی یا تفسیری ترجمہ کہا جائے گا۔

ترجمہ قرآن کے لئے لازمی ہے کہ جس زبان میں کلام الٰہی کا ترجمہ کیا جارہا ہے اس کے اندر مترجم کو مہارت تامہ حاصل ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مترجم قرآن کے لئے مفسر قرآن ہی کی طرح دین و دیانت، تدبر و بصیرت، فضل و کمال اور مطلوبہ دینی و دنیاوی علوم و معارف میں مہارت و فراغت کی عظیم صفات سے متصف ہونا شرط اولین ہے۔

علم تفسیر ایسے معانی و مطالب کا بقدر طاقت بشری اظہار و بیان ہے۔ جو اللہ رب العزت کی مراد کی طرف رہنمائی کرے۔

مشہور اسلامی محقق علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی مایہ ناز کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" جز دوم کے ص ۲۲۵ تا ص ۲۳۸ کے درمیان نہایت شرح و بسط کے ساتھ آداب و شرائط مفسر تحریر فرمائے ہیں۔

انہوں نے لکھا ہے کہ ایک جماعت علماء کے نزدیک تفسیر قرآن اسی عالم دین کے لئے جائز ہے جو ان پندرہ علوم و فنون کا جامع ہو۔ (۱) علم لغت (۲) علم نحو (۳) علم صرف (۴) علم اشتقاق (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم بدیع (۸) علم قرات (۹) اصول دین (۱۰) اصول فقہ (۱۱) اسباب نزول و قصص (۱۲) ناسخ و منسوخ (۱۳) قرآن کے مجمل و مبہم کو بیان کرنے والی احادیث (۱۴) فقہ (۱۵) علم وہبی۔

اردو زبان میں ترجمہ قرآن کی بنیاد حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی اور حضرت شاہ عبد القادر دہلوی الرحمتہ والرضوان نے ڈالی

اور ان حضرات کے بعد جو تراجم قرآن منظر عام پر آئے ان کی ایک اچھی خاصی تعداد اردو زبان میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ تعداد مکمل تراجم کی صورت میں ۴۰۰ سے اوپر تجاوز کرتی ہے جزوی تراجم کی تعداد کا کوئی تعین نہیں۔

ان سبھی تراجم میں برصغیر پاک و ہند کے اندر جن تین تراجم قرآن کے مطالعہ کا عام و خواص میں نسبتاً زیادہ رواج ہے ان مترجمین کے نام یہ ہیں۔

(۱) امام اہلسنت مولانا احمد رضا قادری فاضل بریلوی (متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

(۲) سرخیل علماء دیوبند مولانا اشرف علی تھانوی (م ۱۳۶۲ھ)

(۳) بانی جماعت اسلامی مولانا سید مودودی (م ۱۹۸۱ء)

ہم نے اپنے مقالہ میں انہیں تینوں علماء کے تراجم کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے اور وہ بھی صرف سورۃ بقرہ کا۔ ضمناً "بعض دوسری آیات کا بھی ذکر آگیا ہے مگر ہماری اصل توجہ سورہ بقرہ ہی پر مرکوز ہے۔

اہلسنت کے کئی اصحاب قلم اس سے پہلے اعتقادی رخ سے تراجم قرآن پر اپنے بیش قیمت مقالات اہل علم کی خدمت میں پیش کرکے پذیرائی حاصل کرچکے ہیں۔ لیکن ہم نے اردو زبان کے رخ سے خصوصیت کے ساتھ ان تراجم کا تقابلی مطالعہ کیا ہے۔ اور اس کے نمونے پیش کئے ہیں۔ مثلاً

سورہ بقرہ کی ایک آیت کریمہ ہے۔ **یایها الذین امنو لاتقولوا راعنا و قولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم ○**۔ (سورۃ بقرہ۔۲۶)

اس آیت کا مولانا تھانوی نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ اے ایمان والو تم (لفظ) راعنامت کہا کرو اور انظرنا کہہ دیا کرو۔ اور اس کو اچھی طرح سن لیجئو۔ اور ان کافروں کو (تو) سزائے دردناک (ہی) ہوگی۔

اور مولانا مودودی کا ترجمہ یہ ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو راعنا نہ کہا کرو۔ بلکہ انظرنا کہو۔ اور توجہ سے بات کو سنو۔ یہ کافر تو عذاب الیم کے مستحق ہیں۔

جب کہ امام اہلسنت فاضل بریلوی کنزالایمان میں اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! راعنا نہ کہو۔ اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں۔ اور پہلے ہی سے بغور سنیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

مولانا تھانوی اور مولانا مودودی کا ترجمہ آپ نے دیکھا اور پھر فاضل بریلوی کا بھی۔ اب دوبارہ حضرت فاضل بریلوی کے ترجمہ کا یہ حصہ بغور سنیں۔ "اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں"

کتنا ایمان افروز اور کتنا ادب آموز ترجمہ ہے کہ پڑھ کر روح ایمان کو وجد آجائے اور دل و نگاہ عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کیف و سرور اور سرشاری ایمان و پر مستی میں ڈوب جائیں۔ سچ کہا ہے کسی کہنے والے نے کہ

"فیضان محبت عام تو ہے' عرفان محبت عام نہیں
اللہ اگر توفیق نہ دے' انسان کے بس کا کام نہیں

سورہ بقرہ ہی کے اندر انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانے سے متعلق ایک حکم دیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ۔ **لانفرق بین احدمنهم** (سورہ بقرہ آیت ۱۳۶)

مولانا تھانوی نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ہم ان (حضرات) میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے۔ اور مولانا مودودی کا ترجمہ ہے۔ کہ ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے۔

جبکہ امام اہلسنت فاضل بریلوی کنزالایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ ہم ان میں سے کسی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

یہاں لفظی اعتبار سے "تفریق نہیں کرتے" سے وہ ایمان افروز مفہوم متعین طور پر ادا نہیں ہوتا جو "ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے" کے ذریعہ ادا ہوتا ہے۔ جس کی خوبی صرف کنزالایمان کے اندر پائی جاتی ہے۔

سورہ بقرہ کی ایک آیت کریمہ ہے۔ **ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق وانتم تعلمون**۔ (بقرہ آیت ۴۲)

مولانا مودودی کا ترجمہ ہے۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش نہ کرو۔

جب کہ امام اہلسنت فاضل بریلوی کنزالایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔

مولانا مودودی کے ترجمہ "حق کو مشتبہ نہ بناؤ" کے اندر دونوں پہلوؤں کا احتمال ہے کہ وہ حق بھی ہو سکتا ہے اور باطل بھی۔ جب کہ حضرت فاضل بریلوی کے ترجمہ "حق سے باطل کو نہ ملاؤ" کے اندر اس کا صاف صاف حکم موجود ہے کہ حق کو باطل سے دور ہی رکھو۔ کیونکہ حق سے باطل کا کوئی تعلق نہیں۔

اس خلاصہ کے اندر ہم نے صرف تین آیات کے تراجم میں کنزالایمان کی خوبی کی طرف سے آپ کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ جب کہ اصل مقالہ کے اندر متعدد آیات کے ترجمے کے ساتھ ان کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

حق و انصاف کی بات یہ ہے کہ تفاسیر معتبرہ راجحہ کے مطابق قرآن حکیم کے صحیح معانی و مفاہیم تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کنزالایمان اردو زبان میں اپنی مثال آپ ہے۔ کیونکہ اسکے اندر دین و مذہب، علم و فن اور اردو زبان و ادب کی روح اور اس کے حقیقی تقاضوں کی بھرپور رعایت کی گئی ہے۔ اور اس کے بارے میں بجا طور پر یہ رائے قائم کی جانی چاہئے کہ۔

کنزالایمان عظمت توحید کا محافظ ہے اور احترام انبیاء و صالحین کا داعی بھی۔ اور کنزالایمان نے الفاظ قرآن کے پیکر کو سامنے رکھتے ہوئے روح قرآن کو بڑی حد تک اپنے اندر جذب کرلیا ہے۔

کنزالایمان کے اندر صحت و معنی بھی ہے اور حسن ترجمہ بھی۔ کمال و جامعیت اس کا طرہ امتیاز ہے اور اختصار و سلمت اس کا خوبصورت زیور۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کنزالایمان اردو زبان کے اندر صحیح معنوں میں موضح قرآن بھی ہے اور ترجمان قرآن بھی، تفہیم قرآن بھی اور تذکیر قرآن بھی، تدبر قرآن بھی ہے اور بیان قرآن بھی، ضیاء قرآن بھی ہے اور انوار قرآن بھی، روح قرآن بھی ہے اور فیضان قرآن بھی، معارف قرآن بھی ہے اور محاسن قرآن بھی، نظم قرآن بھی ہے، جمال قرآن بھی۔

اور اس کا بے مثال و باکمال مترجم ان عالمانہ صفات، مفسرانہ خصائص اور مومنانہ اوصاف و کمالات کا جامع ہے جس کے بارے میں بڑے اعزاز و افتخار کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ۔

سالہا درکعبہ و بت خانہ می نالہ حیات
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

نوٹ:۔ یہ تلخیص مولانا یاسین اختر مصباحی کے اس مقالے کی ہے جو آپ نے امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کراچی ۱۹۹۱ء کے لئے قلمبند کیا تھا۔ مولانا لیٰسین اختر مصباحی نے حال ہی میں ادارہ دارالقلم دہلی میں قائم فرمایا ہے اس کے علاوہ ماہنامہ حجاز جدید دہلی کے مدیر اعلیٰ بھی ہیں۔

M.A. SONS (PVT) LIMITED

پیغام:

ہم ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۲ء کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ساتھ ہی دعوت اسلامی کے بین الاقوامی سطح پر عظیم اجتماع متوقع اکتوبر ۱۹۹۲ء کے منتظمین کو بھی پیشگی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

BR 1/26 Qadri Manzil
Jaffri Chowk, Kharadar KARACHI-2
Phone: 2103427, 204283, 204303
Mobile: 0321- 222117
Res: 441786

With Compliments from

EASTERN EXPORTS (PVT) LTD.

CLEVEDON

الحمد لله المتوحد بجلاله المتفرد
وصلاته دواماً على خیر الانام محمد ﷺ

With Compliments from

DEWAN MUSHTAQ GROUP

- DEWAN TEXTILE MILLS LIMITED.
- DEWAN MUSHTAQ TEXTILE MILLS LIMITED.
- DEWAN KHALID TEXTILE MILLS LIMITED.
- DEWAN SUGAR MILLS LIMITED.
- DEWAN SALMAN FIBRE LIMITED.

DEWAN CENTRE,
3-A LALAZAR, BEACH HOTEL ROAD,
KARACHI - 74000.
PHONE: 551098 - 99
FAX: (021) 551241
TELEX: 2635 DEWAN PK.

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
کے مشن کو فروغ دینے کے لیے مولانا سید ریاست علی قادری
علیہ الرحمتہ بانی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی خدمات کو ہم
سلام پیش کرتے ہیں۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

وجاہت رسول قادری

اپنا شیوہ ہے جلاتے ہیں اندھیروں میں چراغ

قارئین کرام! امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان نے ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو وصال فرمایا تھا۔ اس اعتبار سے ماہ صفر ۱۴۱۳ ھجری میں عالم اسلام آپ کا ۷۳ واں یوم وصال منا رہا ہے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اپنے سال تاسیس ۱۹۸۰ء سے ہر سال "یوم رضا" پر امام احمد رضا کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے جس میں صاحبان قلم اور اصحاب تحقیق و دانشور حضرات اس عظیم اور عبقری امام کے حضور مقالہ جات اور تقاریر کی صورت میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اس یادگار دن پر ادارہ ایک سالنامہ "معارف رضا" کے عنوان سے شائع کرتا ہے جو حسن صوری و معنوی کا مرقعہ ہوتا ہے جس میں اردو اور انگریزی زبان میں تحریر شدہ مقالہ جات شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ "یوم رضا" کے سلسلے میں ملک و بیرون ملک کی مقتدر شخصیات کے پیغامات، امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر مختلف مضامین اور اپنے کرم فرما معاونین کے ہدیہ تبریک اور اشتہارات پر مشتمل ایک خوبصورت مجلہ اور اردو انگریزی اور عربی زبان میں "امام احمد رضا" کے علمی اور ملی خدمات کے مختلف عنوانات پر کتابیں اور کبھی خود ان کی تصنیف کردہ نایاب یا غیر مطبوعہ کتابیں بھی شائع کی جاتی ہیں۔ لیکن قارئین محترم آج تک "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا" کے پلیٹ فارم سے امام احمد رضاء علیہ الرحمۃ کی شخصیت ان کی فکر اور ان کے علمی آثار اور کارناموں پر تحقیق و تدقیق اور تصنیف و تالیف کا جو کچھ بھی کام ہوا ہے اس کے پیچھے جو روح رواں کارفرما تھی وہ تھی ادارہ کے بانی و صدر حضرت سید ریاست علی قادری کی جو آج جسمانی طور سے ہم میں موجود نہیں ہیں۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

"آج ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کی صورت میں جو ثمر دار درخت نظر آرہا ہے وہ سید صاحب مرحوم و مغفور کی ہی پر خلوص جدو جہد اور کدو کاوش کا نتیجہ ہے۔ ۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو سید صاحب کی اس دار فانی سے رحلت اگرچہ ادارہ کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے اور ایک ایسا نقصان ہے جس کی تلافی شاید مدتوں نہ ہوسکے لیکن ادارہ ہذا کی صورت میں ان کا نام انشاء اللہ ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔ سید صاحب مرحوم و مغفور کا تعلق اس گروہ اصفیا سے ہے جن کا مسلک عشق و محبت ہے، جو کفر و ضلالت اور نفرت و عداوت کے اندھیروں میں، عشق الٰہی اور محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چراغ جلاتے ہیں، وہ اگرچہ آج ہم میں نہیں ہیں، لیکن "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا" کی صورت میں ان کے جلائے ہوئے اس چراغ سے ہم کسب فیض کرتے رہیں گے، اور اس چراغ سے مزید چراغ جلاتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، آج یقیناً سید صاحب کی روح اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر اور "مشن رضا" کے فروغ کو دیکھ کر مسرور و شاداں ہوگی۔

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
آج کی رات ہے اس گل سے ملاقات کی رات

ہم اس کانفرنس کے موقع پر سید صاحب مرحوم و مغفور کی خدمات جلیلہ کے ادنیٰ اعتراف کے طور سے ان کی شخصیت پر ایک کتابچہ بعنوان " صاحب فیض رضا" شائع کررہے ہیں جس کے مطالعہ سے آپ کو بخوبی اندازہ ہوجائے گا کہ وہ کتنا عظیم کارنامہ انجام دے گئے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں ان کی کتنی قدر و منزلت ہے ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

قارئین ذوی الاحترام!

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات گرامی اب کسی تعارف کی محتاج نہیں رہی۔ وہ پہلے بھی کسی تعارف کی محتاج نہ تھی۔ بھلا جس کے علم و فضل کو علماء و فضلاء عرب و عجم نے سراہا ہو، جس کی عبقریت کا عالم اسلام کی جید و فاضل شخصیات نے اعتراف کیا ہو، اور اپنے دور کا مجدد اور فقیہہ اعظم تسلیم کیا ہو وہ کیسے گوشہ گمنامی میں رہ سکتا تھا۔ جس کے دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گلستان کھلا ہو، اس کی خوشبو کو پھیلنے سے کون روک سکتا ہے؟ جس کا دل نور علم نبوی سے منور ہو اس کی رشنی کی کرنوں کو کون قید کرسکتا ہے؟ ع

کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہوکر

البتہ علم و فضل کے حاسدوں نے امام احمد رضا کی شخصیت کے گرد مایوسی، جھنجلاہٹ اور احساس کمتری کے جذبہ سے مغلوب ہوکر گرد و غبار اڑانے کی گذشتہ کئی برسوں میں جو کوششیں کی تھیں، اس گرد کو صاف کرنے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے گذشتہ ۱۲ سالوں میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کی شخصیت آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہے۔ آپ کی کتاب زندگی کا ورق ورق کھلا ہوا سب کے سامنے ہے۔

ان کے وصال کو ۷۰ سال گزر گئے مگر ان کے علم و فضل کی عظمت اور ان کی شخصیت کی توقیر کی تشہیر بدستور جاری ہے اور انشاء اللہ تاقیامت جاری رہے گی اس لئے کہ احمد رضاء کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ان مخصوص انعام یافتہ بندوں میں ہے جن کے متعلق مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

من یرداللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر احسان اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے "تفقہ فی الدین" کے گوہر گراں مایہ سے مالامال فرما دیتا ہے۔

تجھ پر ہے اک تن بے سایہ کا ایسا سایہ
پھیلتا جاتا ہے ہر سمت اجالا تیرا
(خوشتر)

بہر حال ادارہ تحقیقات امام احمد رضاء نے اپنے اس بارہ سالہ سفر زندگی کے دوران امام احمد رضاء خاں افغانی ثم بریلوی کی شخصیت اور ان کی علمی اور فکری آثار سے دنیائے علم و ادب کو روشناس کرانے کے لئے ملکی اور عالمی سطح پر جو کچھ بھی خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سب حضرات کے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے گذشتہ سال ہم نے کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں امام احمد رضاء انٹرنیشنل کانفرنس دھوم دھام سے منعقد کی، جس میں ملک اور بیرون ممالک سے متعدد نامور اسکالرز اور فضلاء نے بحیثیت مندوب شرکت فرمائی، اس کی روئیداد آپ اس مجلہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

امام احمد رضا پر تحقیق و تصنیف کا کام آگے بڑھانے کے لئے ۱۹۹۰ء سے ہم نے اسکالرز کو ہر سال امام احمد رضا شیلڈ، گولڈ میڈل اور سلور میڈل دینے کا اہتمام کیا ہے گذشتہ سال انٹرنیشنل کانفرنس کے موقع پر مندرجہ ذیل حضرات کو ان کی تحقیقی اور تصنیفی خدمات کے حوالے سے امام احمد رضاء گولڈ میڈل دیئے گئے۔

۱۔ حضرت شمس الحسن شمس بریلوی صاحب کراچی
۲۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
۳۔ حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

سلور اور گولڈ میڈل کے لئے اس کانفرنس کے موقع پر مندرجہ ذیل شخصیات کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں ہر ایک کو امام احمد رضاء گولڈ میڈل ایوارڈ اور سلور میڈل ایوارڈ دیا جائے گا۔

۱۔ حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب چیئرمین رضاء فاؤنڈیشن لاہور	فتویٰ رضویہ کی جدید اور تحقیقی انداز میں اشاعت پر
۲۔ محترمہ آر۔بی مظہری صاحبہ	"امام احمد رضاء اور صحافت" کے ام۔ فل کے مقالے پر

"معارف رضا" کے علاوہ ادارہ کی دیگر کتب جو آج کی اس کانفرنس کے موقع پر شائع ہو رہی ہیں۔ یہ ہیں۔

۱۔ خلفاء اعلیٰ حضرت (اردو) مرتبہ محترم محمد صادق قصوری صاحب و محترم پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب
۲۔ "صاحب فیض رضا" (اردو) سید ریاست علی قادری مرحوم و مغفور کی شخصیت پر تاثرات و مضامین کا مجموعہ
۳۔ جانِ شمس (اردو) ادارہ کے سرپرست علامہ شمس بریلوی کی حیات، شخصیت اور علمی کارناموں پر مولانا سید اسمٰعیل ذبیح ترمزی کے قلم کی کاوش
۴۔ امام احمد رضاء (عربی کتابچہ) امام احمد رضاء کی حیات اور کاناموں کا مختصر تعارف مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب تعریب و ترتیب و اضافہ شیخ الحدیث علامہ نصراللہ خاں افغانی سابق رئیس محکمہ دارالافتاء محکمہ قضاۃ و الانصاف عبوری حکومت اسلامی افغانستان
۵۔ مہر مبین بہر دور شمس و سکون زمین (عربی) تعریب ڈاکٹر جلال الدین نوری صاحب استاذ جامعہ کراچی
۶۔ مشرق و مغرب کے دانشوروں کے تاثرات (انگریزی) بتعاون سنی رضوی سوسائٹی ڈربن اور رضاء اکیڈمی لاہور

قارئین گرامی قدر! ادارہ کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کی نایاب کتب اور مسودات کو حاصل کرکے علم و فن کے ان "کنز مخفی" کو جو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے امام احمد رضاء کو عطاء کیئے گئے ہیں۔ اہل علم حضرات کی تواضع طبع کے لئے آراستہ و پیراستہ کرکے پیش کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہماری جستجو خوب سے خوب تر اور بہتر سے بہترین مواد و وسائل کی ہوتی ہے اسی تلاش خیر میں ادارہ کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب ۱۱ اپریل ۱۹۹۲ء کو حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ صدیقی حشمتی کنوینر "امام احمد رضا سیمنار و کانفرنس" لکھنؤ کی دعوت پر ہندوستان تشریف لے گئے تھے جہاں آپ نے ۱۴ - ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء کو کانفرنس میں شرکت کی، مقالہ پڑھا، علماء فضلاء اور دانشوروں سے ملاقات کی، دہلی، بنارس، بمبئی، بریلی شریف وغیرہ کا دورہ کیا۔ امام احمد رضاء پر تحقیق و تصنیف اور دیگر اشاعتی کام کو پھیلانے، پاک و ہند کے علماء، قلمکار، دانشوروں، تحقیقی و اشاعتی اداروں اور دارالعلوم و جامعات کے درمیان بہتر رابطہ کے امکانات کا جائزہ لیا۔ حضرت قبلہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتھم العالیہ نے کرم فرمائی، صاحبزادہ شہاب الدین صاحب "مدیر سنی دنیا" بریلی شریف اور پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی کی دلچسپی اور تعاون کی وجہ سے تقریباً چالیس نایاب حواشی و رسائل (فوٹو اسٹیٹ) کا حصول ممکن ہوسکا۔ علامہ ازہری صاحب مدظلہ نے انتہائی شفقت اور محبت کا اظہار فرمایا اور ادارہ کو اس سلسلہ میں مزید تعاون کا یقین دلایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت ازہری صاحب کے علم و عمل اور عمر میں برکت اور صحت و عافیت عطا فرمائے (آمین) بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین صاحب اور جناب شہاب الدین صاحب مدیر "سنی دنیا" کو بھی بطفیل سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے (آمین)

حضرات محترم۔ ادارہ ہذا کی گذشتہ ۱۲ سالہ کارکردگی سے ایک بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ ہم بہتر سے بہتر انداز میں اعلیٰ حضرت کے دینی و علمی سرمایہ کو اندرون ملک و بیرون ملک زیادہ سے زیادہ لوگوں تک خصوصاً اہل علم طبقہ تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہم یہ بات تحدیث نعمت کے

طور سے کہہ رہے ہیں کہ بحمدللہ کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی اس عظیم عبقری مجدد عصر پر تحقیقی کام ہورہا ہے وہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضاء کی سعی و کاوش اور اس کے فراہم کردہ لٹریچر کا مرہونِ منت ہے۔ ہم اراکین ادارہ اپنے بہی خواہوں سے اپنی ان کاوشوں کے لئے نہ کسی ذاتی ستائش کے متمنی ہیں اور نہ کسی صلہ کے طلب گار۔ ہم تو آپ سب سے دعاؤں کے طالب ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ٹیم کو خلوص نیت سے اس کام کو جاری رکھنے کی ہمت قوت عطا فرمائے (آمین) البتہ ہم اپنے کرم فرماؤں سے یہ ضرور عرض کریں گے اگر وہ ادارہ کی کارکردگی سے بحیثیت ایک تحقیقی اور تصنیفی ادارہ مطمئن ہیں اور ان کی یہ خواہش ہے کہ ہمارا مشن روز افزوں ترقی کی منازل طے کرے اور اپنے مقاصد کے اہداف مثلاً ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور ایک جدید لائبریری کے قیام کو حاصل کرلے تو وہ بھرپر اعتماد طریقہ سے ہماری طرف دست تعاون بڑھائیں انشاء اللہ ہم ان کے معیار پر پورے اتریں گے۔

آخر میں ادارہ اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا شکر گزار ہے جنھوں نے عطیات و اشتہارات کے ذریعہ ادارہ کی مالی معاونت فرمائی اور ہماری کانفرنس کی کامیابی کو یقینی بنایا۔ ہم ان تمام اہل قلم حضرات کے بھی تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ جنھوں نے اپنے رشحات قلم سے ہماری کتابوں کی زیبائش و آرائش میں اضافہ کیا۔ ادارہ اپنے ان محسنین کا بھی ممنون ہے جنھوں نے اپنے مفید مشوروں اور قیمتی آراء سے نوازا یا ادارے کی دامے درمے سخنے قدمے، مدد کی اور کانفرنس کے انعقاد، کتابوں کی اشاعت و طباعت کتابت و کمپوزنگ کے مراحل یا کسی بھی انداز میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام مخلصین و محبین کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور ادارے کے کارپردازان کو فہم و فراست اخلاص و ایثار اور قوت و ہمت کی دولت سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ و ازواجہ وبارک وسلم و آخرالدعوانا عن الحمدللہ رب العالمین

جناب سید اویس علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

جناب سید اویس علی صاحب کا سب سے اہم تعارف یہ ہے کہ آپ بانی ادارہ سید ریاست علی قادری مرحوم و مغفور کے فرزند اکبر ہیں۔ نیک اور سعادت مند نوجوان ہیں۔ سید صاحب مرحوم کی یادگار کی حیثیت سے ادارہ کی مجلس عاملہ کے رکن چنے گئے۔ آپ پاکستان نیوی میں لیفٹیننٹ کے عہدے پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

With Best Compliments from

INTERNATIONAL LINEN (PVT.) LTD.

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کانفرنس

مبارک ہو

محمد حنیف اللہ والا
(بزم تقدس، کراچی)

With Complements Of

BROTHER'S TRADING CO.

IMPORTER OF CHEMICALS & MANUFACTURERS OF RECYCLED PLASTIC, GRANULES. ADDRES, PLOT .NO. MR 5/104 ZULEKHA PALACE 3rd FLOOR, VIRJI STREET, JODIA BAZAR KARACHI.
TEL : 2419793 - 224188
FAX.: 2419793

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۲ء کے انعقاد پر ہم ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

COTTEX INDUSTRIES (Pvt.) LTD.

C-149, HUB INDUSTRIAL TRADING ESTATE
BALUCHISTAN

International

GETCO INTERNATIONAL

LIST OF PRODUCTS:

* FABRICS WOVEN AND KNITTED
* BATH ROBES * TOWELS / GLOVES * KITCHEN TOWELS
* BEDSHEETS / FITTED SHEETS / PILLOW CASES (BED SETS)
* SHIRTS - TROUSERS - SHORTS - ROMPER - JUMPSUIT SKIRTS ETC. FOR LADIES AND GIRLS.
* SHIRTS - TROUSERS - SHORTS - JCKETS ETC. FOR GENTS AND BOYS
* LADIES NIGHT GOWNS / LADIES BEACH DRESS
* JOGGING SUITS 100% COTTON AND TRILOBAL
* T-SHIRTS AND PYJAMA'S * UNDERWEARS - SOCKS - SCARFS

7-C SUNSET COMMERCIAL STREET No. 1,PHASE IV
DEFENCE HOUSING AUTHORITY KARACHI-75500 (PAKISTAN)
PHONES : 588108 -84, 549848 - 549805
TELEX : 25002 USEC PK FAX : 92 - 21- 5661082

MULTITRADE INTERNATIONAL

خراج عقیدت: از سید اظہر علی

اعلیٰ حضرت مفتی احمد رضا خان صاحب

حیران ہوں کہ کیسے میں کھولوں زبان کو
میرا سلام حضرت اعلیٰ کی شان کو
عالم کو اس امام کو خلد آشیان کو
حیرت میں ڈال دیتا تھا جو نکتہ دان کو
تھا اس کا فیض علم مگر سب کے واسطے
مخصوص وہ نہ تھا کسی منصب کے واسطے

عجمی بھی در پہ آئے، حجازی بھی آگئے
شرعی معاملے لئے قاضی بھی آگئے
کچھ تشنگان علم مجازی بھی آگئے
الجھن کو لے کے طاق ریاضی بھی آگئے
اک اک کو مطمئن کیا ہر اعتبار سے
سیراب کتنے ہو گئے اس جوئے یار سے

دراصل ہے حیات رضا یک لالہ زار
اور اسی میں رنگ ومہک کے گوشے ہیں بیشمار
تصنیف و درس و جہد و تصوف کے برگ وبار
اور حسن نعت گوئی بھی یکتائے روزگار
جو عشق مصطفیٰ کے ہو ماتحت شخصیت
پھر کیوں نہ ہو وہ ایک ہمہ جہت شخصیت

اقبال نے جو دیکھی تھی جرات امام میں
ترکی بہ ترکی فتوے کی قدرت امام میں
مسلک پہ ڈٹ کے رہنے کی قوت امام میں
ان کو گلہ یہ تھا کہ ہے شدت امام میں
کھٹکی نہ جانے کیوں انہیں شدت مزاج کی
شدت تو آب وتاب ہے مومن کے تاج کی

اقبال خود یہ کہتے ہیں مومن کی بات میں
جبروت اور قہر ہوں اس کی صفات میں
شاہین کا مزاج ہو مومن کی ذات میں
باطل کو وہ نہ بخشے کبھی رزمیات میں
ان سب خصوصیات میں شدت نہیں ہے کیا؟
مومن کے اس معیار میں حدت نہیں ہے کیا؟

سورج غروب ہوتا نہ تھا جس کے راج میں
اقوام کے نصیب تھے جس کے تاج میں
آزادیاں جو لیتا تھا اپنے خراج میں
حضرت کو اک سمن ملا اس سامراج میں

ہش کر کے اس سمن کو نظر سے ہٹا دیا
انگریز کی کچہری کو ٹھینگا دکھا دیا

ان کی نظر میں جو بھی تھا جیسا، جتا دیا
انگریز کو مقام بھی اس کا بتا دیا
تصویر بادشاہ کو نیچا دکھا دیا
خط پر ٹکٹ لگایا تو الٹا لگا دیا

مقصد یہ تھا کہ ہر کوئی اوقات پر رہے
انگریز حکمران کا نیچے کو سر رہے

الٹا ٹکٹ کچھ ایسا کہ تختہ الٹ گیا
انگریز حکمران کا پتا ہی کٹ گیا
زچ ہو کے اپنے ملک کو واپس پلٹ گیا
سیلاب اقتدار کنوئیں میں سمٹ گیا

عالم کے حکمران جزیرے میں آگئے
الٹی بساط، بخت کے تیرے میں آگئے

اک احتجاج اٹھا خلافت کی بات کا
یہ معاملہ تھا صرف مسلماں کی ذات کا
گاندھی نے موقع دیکھا سیاسی برات کا
مسجد میں داخلہ ہوا، لات و منات کا

تحریک مسلمین کا رخ موڑنے لگے
پکے پکائے دیکھے تو پھل توڑنے لگے

گاندھی نے جھٹ سے ترک موالات کیا
آسودہ زندگی کو پر آفات کردیا
تحریک مسلمیں کو خرافات کردیا
اس قوم کو سپرد حوالات کر دیا

اک موج تھی کہ جس میں مسلمان بہہ گئے
کافر کی رو میں صاحب ایمان بہہ گئے

مسلم سے ہندوؤں کے یہ پیرائے ہوگئے
دونوں میں دوستی ہوئی یک رائے ہو گئے

جو دور دور رہتے تھے ہمسائے ہوگئے
ہمسائے ایک نعرے میں ماں جائے ہوگئے

مسلم کو کچھ نہ فکر تھی اپنے مال کی
جے تھی مہاتما کی، وجے رام لال کی

کچھ مسلموں نے یہ کسی مفتی کی مان لی
گھربار اپنے بیچ کے ہجرت کی ٹھان لی
سوچی نہ اگلی پچھلی، کچھ ایسی اڑان لی
ہجرت کی مشکلوں نے ہزاروں کی جان لی

سازش یہ تھی کہ ہند سے ان کی خروج ہو
اپنے مہاشے جی کا یہاں پر عروج ہو

حضرت رضا کو علم تھا کیسا یہ کھیل ہے
دراصل کس کے ہاتھ میں سب کی نکیل ہے
منڈھے چڑھے گی اس میں جو، وہ کس کی بیل ہے
کتنے تلوں میں تیل ہے اور کتنا تیل ہے

اس تیل سے چراغ جلائیں گے کون لوگ
تاریکیوں میں رات بتائیں گے کون لوگ

حضرت نے مسلموں کو اٹھایا جھنجھوڑ کر
گاندھی کا اصل روپ نکالا کھنگھوڑ کر
ہندؤ کی سب سنائی کھبا گوڑ گوڑ کر
علماء کے بھاری فتوے کو رکھا نچوڑ کر

سارے طلسم ٹوٹے تو پھر روشنی ہوئی
سوئے ہوئے دماغوں میں ایک سنی ہوئی

نادان دوستوں کو خردمند کردیا
جذبات کو شعور کو پابند کر دیا
کومل جہاں لگا تھا وہ پیوند کردیا
حضرت نے کانگریس کا دیو، بند کردیا

چرغہ رکا تو سوت کا تانا بکھر گیا
ہندو کی دوستی کا قلمع اتر گیا

اب سحر سامری سے نکلنے لگے تھے لوگ — حضرت کی سچی بات سمجھنے لگے تھے لوگ
ٹھوکر لگی تو خود ہی سنبھلنے لگے تھے لوگ — ان کے بتائے رستے پہ چلنے لگے تھے لوگ

آنکھیں کھلیں تو قوم کی، پر کیا مزا ملے
حضرت تو اپنے رب حقیقی سے جا ملے

اعلیٰ حضرت کی شانِ تجدید

علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) فخر کائنات کا فرمان گرامی ہے کہ پروردگار عالم ہر صدی میں ایک رہنمائے کامل بھیجتا ہے۔ جو مردہ سنتوں کو زندہ کرتا اور قوم کی بھولی بسری باتوں کو یاد دلاتا ہے۔ وہ مرد حق تجدید احیائے دین کی کٹھن راہوں سے گزرنے میں تیر ملامت کا نشانہ بنتا ہے اور کبھی کبھی تو قید وبند کی کٹھنائیوں سے بھی اسے دوچار ہونا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔وہ کوئی سیاسی قیدی نہیں ہوتا جو حالات کے تیور سے مرعوب ہو کر کلمہ حق کو واپس لے لے، بلکہ آمرانہ، وجابرانہ طاقتیں خود اس کے قدموں پر جھکتی ہیں اور حق کا پرستار بلا خوف لومتہ لائم دین کی صاف اور کشادہ راہوں کو پیش کرنے میں جرات و بیباکی سے کام لیتا ہے۔ غیر تو غیر بسا اوقات اپنے بھی اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں مگر نہ پوچھئے اس کے عزم و استقلال کی خداداد طاقت کی کرشمہ سازیاں! کہ قہر وغضب کے بادل امنڈتے ہیں مگر برسنے سے پہلے مطلع صاف نظر آتا ہے نہیں معلوم ایسے کتنے طوفان اٹھتے ہیں مگر اس کی جبین استقلال پر بل نہیں آتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی مختصر سی زندگی میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیتا ہے جس کے باعث دنیا اسے مجدد کے نام سے یاد کرتی ہے۔

(۲) یہ ایک سنت الٰہی ہے کہ آفتاب نبوت کے پردے فرمانے کے بعد کسی قرون اور صدی کو قدسی نفوس ہستیوں سے خالی نہ رکھا گیا۔ ملت اسلامیہ کی صحیح نمائندگی و رہنمائی کے لئے ہر تیرہ تاریک فضا میں کوئی نہ کوئی آفتاب مطلع شہود پر آتا رہا اور وقت کی بگڑتی ہوئی فضاء کو سازگار بنانے کی یا یوں کہہ لیجئے کہ نظام شریعت کے سانچے میں ڈھال دینے کی انتھک کوشش کرتا رہا اس سلسلہ کی سب سے پہلی کڑی حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے۔ اور مجددین کی آخری کڑی میں اس وقت جس کو نامزد کیا جاسکتا ہے وہ تاجدار اہل سنت مجدد ماۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی کا نام نامی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور اعلیٰ حضرات کی درمیانی صدیوں میں امام شافعی، امام فخرالدین رازی، امام غزالی، ابوبکر باقلانی یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے مجدد الف ثانی جیسے بلند پایہ حضرات اپنے اپنے وقت میں احیاء دین فرماتے رہے اور قریب قریب ہر ایک کی تاریخ میں یہ قدر مشترک نظر آئے گی کہ آسمان ہدایت کے ان چمکتے ہوئے ستاروں پر غبار ڈالنے کی کوشش کی گئی مگر **الحق یعلوا ولا یعلی حق** خود بلند ہوتا ہے...... وہ کسی کے بلند کرنے سے عظمت و رفعت کی چٹان پر نہیں پہنچتا۔ اور نہ کسی باطل کی ہوا خیزی سے اس کی صداقت پر پردہ پڑتا ہے دنیا کی فرعونی وطاغونی طاقتوں نے انکا مقابلہ کیا آخرش ایک ایسی صبح نمودار ہوئی جس کی روشنی پر تاریکی کا پردہ نہ پڑ سکا اور ان کارہائے نمایاں کے سامنے غیروں کی بھی گردنیں جھک گئیں۔ چنانچہ تاجدار اہل سنت کے متعلق آج بھی مخالفت کے باوجود اکابر علماء دیوبند یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ کچھ بھی ہو مولانا احمد رضا خان صاحب قلم کے بادشاہ تھے جس مسئلہ پر قلم اٹھایا اس کا کوئی گوشہ بھی تشنہ نہ چھوڑا۔

(۳) قلم کی پختہ کاری کا اعتراف ہی اعلیٰ حضرت کی شان تجدید پر روشن دلیل ہے چونکہ امام اہل سنت کا مجدد ہونا حسن صورت یا امارت و ریاست و کثرت تلامذہ وحلقہ ارادت کی وسعت۔ غرض کہ اس قسم کے دوسرے عوارضات پر مبنی نہیں بلکہ کشور علم کا تاجدار جس وقت سیف قلم لیکر رزمگاہ حق وباطل میں اترا ہے اپنے تو اپنے

غیروں نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے اور تجدید کا نام ہی انسان کی اس صفت راسخہ کا جس کی قوت سے وہ وقت کی بڑی سے بڑی طاقت پر قابو یافتہ ہو کر حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچتا ہے۔ یہی وہ جوہر ہے جو اعلیٰ حضرت کی تصنیف و تالیف و تقریر میں نمایاں حیثیت سے اجاگر ہے اور اس جوہر گراں مایہ سے ہر اس شخص کا دامن نہیں بھر سکتا جس نے درس نظامیہ کی کتب متداولہ کی حرف بہ حرف تعلیم حاصل کی ہو یہ خدا کی ایک بخشی ہوئی طاقت ہے جو احیائے سنت کی خاطر کسی برگزیدہ بندے کو دی جاتی ہے **ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء** یہ اللہ کا ایک فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے انہیں برگزیدہ شخصیتوں میں فاضل بریلوی کا بھی نام نامی ہے۔

(۴) الحاد و بے دینی کی مہیب فضا کفر و شرک کی گھنگھور گھٹا' نجدیت اور وہابیت کی مطلق العنان مارکیٹ جس میں شرک و بدعت "ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا" کی جگہ لے چکی تھی بات بات پر شرک وبدعت کے فتوئ دیئے جاتے استمداد وندا میلاد و قیام ختم نبوت و علم غیب جیسے قطعی الدلائل مسائل پر نہ صرف قیل و قال کے دروازے کھل گئے تھے بلکہ اخبار و پریس کی طاقت نیز حکومت وقت کے ایماء و اشارے پر سچے پکے مسلمانوں کو بدعتی و مشرک کہا جاتا تھا اور یہ فتاوے کیوں نہ دیئے جاتے "سیاں بھئے کوتوال ڈر کاہے کا" انگریزوں سے سازباز تھی۔ علماء اہل سنت اپنی پوری طاقت سے انگریزی سامراج کو مٹانا چاہتے تھے چنانچہ مجاہد جلیل حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر فرما چکے تھے جس کی پاداش میں دریائے شور کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں اور بہت سے حق پرست مسلمانوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا علماء اہل سنت کا شیرازہ منتشر تھا ایک جتھی ختم ہو چکی تھی تنظیم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی ایک دوسرے کے اہم خیالات سے بے خبر و ناآشنا تھے۔ اور ملک کی دوسری فتنہ انگیز جماعت انگریزوں کے ہاتھ کٹھ پتلی بن چکی تھی۔ برطانیہ گورنمنٹ کی نوازشات سے دامن بھرپور تھا موقع غنیمت جان کر عقائد باطلہ کا جال بچھانا شروع کر دیا اب ان کے پاس دارلعلوم تھا اور جمیعت کا جتھا بھی تھا طفل مکتب مصنف بن چکے تھے ہر کتاب پر ہنگامہ ہوتا ہر عبادت پر مطالبہ بازی کا بازار گرم ہوتا حفظ الایمان کی ایک گندہ و توہین آمیز عبارت پر بسط البنان توضیح البنان جیسے نہیں معلوم کتنے رسالے و پمفلٹ کوچہ و بازار میں آچکے تھے کسی طرح عوام کو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا اس لئے نئے نئے شگوفے کھلانا اور نئی نئی پھلجھڑی چھڑانا مصلحت وقت کا عین تقاضا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ کبھی علم غیب پر حملہ ہے تو کبھی ختم نبوت پر کبھی شان نبوت کی تنقیص ہے تو کبھی عظمت ولایت کی توہین۔

(۵) غرض کی زمین ہند ماتم گسار تھی چرخ کہن نوحہ گر تھا قدسی صفات فرشتے رحمت باری کے منتظر تھے اہل سنت کا کلیجہ زخموں سے چور تھا حق پرستوں کی آنکھ ساون بھادوں کی جھڑی تھی عقیدت مندوں کا سینہ نالہ کناں تھا رسول پاک کے فدائی ماہی بے آب تھے حرمت نبوت پر جان دینے والے کراہ رہے تھے عظمت ولایت پر مرمٹنے والے سسک رہے تھے اس طرف اغثنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعرے تھے یا غوث المدد کی صدائیں تھیں اور دوسری طرف انگریزوں کی گود میں بیٹھ کر تیر و کمان کی مشق جاری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ مقابلہ آسان نہ تھا نجدیت کے علاوہ ان انگریزوں سے بھی مقابلہ تھا جن کا دل توے کی کالک سے زیادہ سیاہ اور سنگریزوں سے زیادہ سخت تھا۔

(۶) مگر مرد مومن کی آہ رنگ لا کر رہی اہلسنت کے آنسو رحم و کرم کی موسلادھار بارش بن کر رہے یہاں تک کہ سرزمین بریلی کا مقدر اوج ثریا سے بھی بلند ہوا شب دیجور کے پردے چاک ہوئے۔ پو پھٹی صبح نمودار ہوئی کرن ضیاپاش ہوئی آسمان ہدایت پر ایک نیا ستارہ چمکا بزم علم میں ایک روشن چراغ منور ہوا چمنستان مجددیت میں ایک شاداب پھول کھلا جس نے عجم و عرب کو چمکایا اور جنوب و شمال کو اپنی عطر بیزیوں سے مہکایا آیا کون آیا! وہ ہی جس پر دنیائے سنیت و عقیدت کے ہار چڑھاتی ہے ہاں وہ آیا جو سفینہ سنیت کا ناخدا بن کر آیا وہ قلم کا بادشاہ اور زبان کا دھنی بن کر آیا۔

جس کو ہماری زبان میں تاجدار اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عبد المصطفے مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نام نامی سے یاد کیا جاتا ہے' جن کا نام آج بھی زندہ ہے اور قیامت کی صبح تک ان کی عظمت و شوکت کی پرچم کشائی ہوتی رہے گی۔

(۷) ویسے تو اعلیٰ حضرت کی زندگی پیکر علم و عمل تھی علماء عرب و عجم نے خراج عقیدت پیش کیا جس کی ادنیٰ شہادت حسام الحرمین ہے جس میں علمائے عرب نے اعلیٰ حضرت کے فتاوے کی نہ صرف تصدیق فرمائی بلکہ آپ کے علمی فضل و کمال کا اعتراف کرتے ہوئے تقریظات کا حصہ بھی شامل فرمایا لیکن آج ہمیں اس مسئلہ پر توجہ کرنی ہے کہ وہ کونسے خصوصی علل و اسباب ہیں جن کی بنا پر دنیا امام اہل سنت کو مجدد ماننے پر مجبور ہے اس موقع پر مجھے اپنی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے کہ میں ایسی سنگلاخ زمین پر قدم رکھ رہا ہوں جس کا میں قطعی طور پر اہل نہیں۔

(۸) اعلیٰ حضرت کے عہد زندگی پر مختلف لوگوں نے اپنے اپنے انداز سے گفتگو کی ہے لیکن وہ کیا نہ تھے؟ میری نگاہ میں اعلیٰ حضرت چمنستان علم و ادب کے ایسے شاداب و بے مثل گلدستہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں مجمع محاسن اور جامع کمالات کہا جاسکتا ہے تبحر عالم جید فاضل مفتی دوران مناظر اعظم فقیہ زمان ماہر فلکیات جامع معقول و منقول آفتاب شریعت ماہتاب طریقت غرض کہ عربی گرامر سے لے کر ادب و معانی بیان و بدیع فقہ و تفسیر حدیث و منطق فلسفہ و علم جفر و تکسیر و ہیئات و ریاضی سب پر یکساں نگاہ تھی اور ہر ایک میں ایسی دستگاہ کامل حاصل تھی کہ کوئی ہمعصر اس بات میں آپ کا ہم پلہ نہیں لیکن تمام محاسن کے ساتھ ایک اور بھی ایسی وہبی و وجدانی طاقت قدرت کی طرف سے ودیعت تھی جو اعلیٰ حضرت اور آپ کے دوسرے ہمعصر علماء کے درمیان خط فاصل کھینچتی ہے وہ ہے آپ کو مجدد کامل ہونا۔

(۹) ایک مجدد کی تاریخ کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے گردو پیش ماحول پر کڑی نگاہ رکھی جائے تا وقتیکہ اس کے صحیح ماحول کا اندازہ نہ ہو سکے گا اس وقت تک اس کے کار تجدید پر بحث کرنی دشوار ہوگی۔

اعلیٰ حضرت کی زندگی کا خلاصہ یا نچوڑ احقاق حق و رد ابطال ہے زندگی سے مراد آپ کی تصنیف و تالیف تقریر و تحریر اور وہ روایات ہیں جو یکے بعد دیگرے ہم تک پہونچی ہیں جہاں تک وہابیہ کا تعلق ہے اس خصوص میں اعلیٰ حضرت کے متقدمین میں علامہ فضل حق خیر آبادی و مولانا فضل رسول بدایونی کا بھی نام لیا جاسکتا ہے لیکن فضل حق کی تاریخ پر ان کا مجاہدانہ کردار اتنا غالب ہے کہ زندگی کے دوسرے نقوش کا نگاہ اول جائزہ نہیں لے سکتی اور مولانا فضل رسول بدایونی کی زندگی پر تصوف و کشف و کرامات کی ایسی حسین غلاف چڑھی ہے کہ زندگی کے دوسرے نقوش خود بخود اس میں گم ہوجاتے ہیں' علامہ فضل حق خواص کی نگاہ میں ایوان معقول شیکسپیئر سمجھے جاتے ہیں اور تاریخ بین طبقہ کی نظر میں آزادی ہند کے تاجدار اول تصور کئے جاتے ہیں مولانا فضل رسول بدایونی علماء کے طبقہ میں جید عالم اور عقید تمندوں کے جھرمٹ میں مرشد کامل کی جگہ پاتے ہیں لیکن امام اہل سنت مولانا احمد رضا خانصاحب۔ عالم شریعت شیخ طریقت متعلم و معلم راعی و رعایا حاکم و محکوم ایک پروفیسرو پرنسپل سے لے کر تاجر و مل کے مزدور تک کی نگاہ میں مجدد کامل سمجھے جاتے ہیں۔

(۱۰) میں نے متقدمین کی فہرست میں کسی اور کا اضافہ اس لئے نہیں کیا چونکہ اصول موازنہ کا آئینی تقاضا ہے کہ نقاد کا نقاد سے طبیب کا طبیب اور پروفیسر کا پروفیسر سے موازنہ کیا جائے غرض کہ دو ایسے مقابل جو کسی ایک وصف میں شریک ہوں یا امکان شرکت ہو ایسی ہی شخصیتوں کو ایک دوسرے کے مقابل لایا جاسکتا ہے چونکہ اعلیٰ حضرت کے کار تجدید میں نمایاں پہلو عقائد باطلہ کی تردید کو حاصل ہے اور اس بارے میں اگر کسی کو آپ کا شریک و سہیم قرار دیا جاسکتا ہے تو علامہ فضل حق اور مولانا فضل رسول بدایونی کو لیکن ان دونوں کی زندگی میں یہ حصہ جزوی حیثیت سے نظر آتا ہے اور اعلیٰ حضرت کی پوری زندگی احیاء سنت اور رد ابطال کی آئینہ دار ہے یہ موازنہ حیث التجدید نہیں ہے بلکہ محض رد وہابیہ کے مخصوص شعبہ سے متعلق ہے۔

امام اہل سنت کا کار تجدید ۱۴ برس کی عمر سے لے کر زندگی کے آخری لمحات تک جاری رہا اور اوائل عمر میں جو داغ بیل ڈالی گئی زندگی کے آخری حصے میں پروان چڑھی ہو اللہ اکبر ------ نہ پوچھئے اس مرد حق بیں کی مجاہدانہ تاریخ کو زمین ہند پر نہ معلوم کتنے صاحب کمال آسمان بن کر چھائے تھے مگر شیر حق کی ایک گرج نے

زمین ہند کی کایا پلٹ دی۔

(۱۱) فرنگی محل کی عظیم ترین شخصیت جس کو آثار سلف کہا جاسکتا ہے حضرت مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ تھے وہ بھی سیاسیات کا بہتا ہوا دھارا نہ سمجھ سکے جس وقت ہندوستان کے محبوب لیڈر مولانا محمد علی اور ان کے دوسرے حوارئین تحریک خلافت کی قیادت اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے اور کانگریس کے مایہ ناز لیڈران بھی ترکی و برطانیہ کی جنگ کے احتجاج میں ہندی مسلمانوں کے دوش بدوش تھے ایسے نازک وقت میں حضرت مولانا عبدالباری صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریک خلافت کے ایک جز بن گئے تھے لیکن اعلیٰ حضرت کی عاقبت اندیش نگاہ مستقبل سے ناآشنا نہ تھی چنانچہ حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ کو وحید عصر حضرت مولانا عبدالباری علیہ الرحمتہ کی خدمت گرامی میں بھیجا گیا کہ مولانا اس سلسلہ میں اپنے الفاظ سے رجوع فرمالیں' قربان جایئے ان حق پرستوں کی للہیت پر کہ نہ تو توبہ کرانے والے کو کسی شخصیت کے سامنے جھجک اور نہ رجوع کرنے والے کو کسی قسم کی شرم وعار' یہ ہے اعلیٰ حضرت کی وہ جرات بے باک جس کے سامنے اکابر علماء کی گردنیں جھک گئی تھیں۔

(۱۲) اگر ایک طرف مولوی شبلی نعمانی کا قلم آزاد خیال طبقہ سے خراج عقیدت حاصل کررہا تھا دوسری طرف اعلیٰ حضرت کا زور قلم علماء عرب و عجم کو دعوت فکر دے رہا تھا مگر قلم کی وہ پختہ کاری جو اعلیٰ حضرت کی تصنیف و تالیف میں پائی جاتی ہے وہ دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔

مولوی شبلی نعمانی کی تالیفات سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مایہ ناز تالیف ہے لیکن ارباب فکر و نظر پر یہ حقیقت مخفی نہیں کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مولانا شبلی نے مسئلہ معراج پر گفتگو کرتے ہوئے نقل و روایات کا تسلسل باندھ دیا ہے مگر اس فیصلہ میں ان کا قلم خاموش ہے کہ رسول محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آیا معراج جسمانی تھا یا روحانی یہ ایک مؤلف کی بہت بڑی کمزوری ہے بلکہ ایسی صورت میں اس کی عدم تحقیق اس کا گمان حق تصور کیا جاتا ہے اگر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واقعات کی فراہمی ہی کو دخل ہوتا تو میں اس مسئلہ کو نہ چھیڑتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے متعلق ۹ ربیع الاول کی اپنی تحقیق پیش کرنا یا واقعہ ہجرت پر گفتگو کرتے ہوئے غار ثور پر کبوتر کے انڈا دینے سے انکار یا معجزہ شق القمر کی روایت پر جرح کرنا وغیرہ وغیرہ اور مسئلہ معراج میں روایتوں کی فراہمی کے بعد اظہار حقیقت میں خاموش رہنا کچھ تو ہے "جس کی پردہ داری ہے" کا مصداق ہے لیکن اعلیٰ حضرت کے قلم میں نقل روایات کے ساتھ تحکم اور قوت فیصلہ کی بے پناہ طاقت موجود تھی۔ یہی وہ طاقت ہے جو دوسرے علماء کے درمیان اعلیٰ حضرت کو شرف امتیاز بخشتی ہے۔

(۱۳) الحاصل اعلیٰ حضرت کو ایسے ماحول میں دیکھنا ہے جہاں وقت کے ممتاز لوگ اپنے اپنے علمی فضل و کمال کی داد لے رہے تھے۔ البتہ اب تک میں نے جتنے نام پیش کئے ہیں ان میں کسی کو مجدد نہیں کہا گیا۔ خواہ وہ علامہ شبلی ہوں یا مولانا محمد علی یا حضرت مولانا عبدالباری رحمتہ اللہ علیہ ایک ان میں سے مؤرخ ہے دوسرا سیاسی لیڈر اور تیسری ذات گرامی تبحر عالم اور شیخ طریقت ہاں ایک نام باقی رہ گیا وہ بہشتی زیور کے مؤلف مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ تھانوی صاحب کا موازنہ کس طرح سے اعلیٰ حضرت سے کیا جائے۔

اس لئے جمہور علماء کا باتفاق رائے یہ آخری فیصلہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بغیر کسی موازنہ کے اس صدی کے مجدد کامل تھے۔

مگر یہ واضح رہے کہ اس آخری صدی کے مجدد کی شان ہی نرالی تھی پوری زندگی احیاء سنت اور فرق باطلہ کی تردید میں گزاری' مگر نوک قلم پر کبھی ایسی بات نہ آئی جس سے اشارۃ وکنایۃ یہ سمجھا جاسکے کہ یہ شخص اپنے کو مجدد کہلانا چاہتا ہے لیکن آج ایسے بھی صاحب قلم ہیں جو اپنی کتاب ہی کا نام تجدید احیاء دین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ جناب مودودی صاحب تاکہ ان کی جماعت کتاب کا نام ہی دیکھ کر انہیں مجدد کہہ سکے۔

حدائقِ بخشش مجموعۂ صدق و صداقت

ڈاکٹر جمیل جالبی

"حدائق بخشش" اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کا مجموعہ کلام ہے، جو کئی بار شائع ہو کر اہلِ دل اور اہلِ فن دونوں سے داد و تحسین وصول کر چکا ہے۔ حدائق بخشش کو میں نے اس وقت بھی پڑھا تھا جب میں جوان تھا اور آج بھی پڑھا جب میں اس دور سے گذر چکا ہوں۔ یاد ہے کہ عہد جوانی میں اس کلام نے سرور عشق سے مجھے شاد کام کیا تھا اور عہد موجود میں اس کلام نے شعور عشق سے ایسا سرشار کیا کہ کیفیت عشق بھی مختلف ہو گئی اور احساسات وجذبات بھی۔ وقت بدلتا ہے تو انسان بھی بدل جاتا ہے۔ اس کی باطنی کیفیات اور اثر و نفوذ کے پیمانے بھی بدل جاتے ہیں۔ لفظ وہی رہتے ہیں لیکن ان سے نکلنے والی روشنی کے رنگ بدل جاتے ہیں اور اسی کے ساتھ معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ یہی اچھی اور زندہ رہنے والی شاعری کا کرشمہ ہے اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کے کلام کا بھی یہی کمال ہے اور اسی وجہ سے یہ کلام مجھے ہمیشہ کی طرح آج بھی دل سے پسند ہے۔

اردو نعت گوئی کی روایت اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود اردو شاعری کی۔۔ آج تک ہزاروں اشعار حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدح میں، اظہار عشق اور بیان عقیدت کے طور پر کہے جا چکے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ کہا جاتا تھا وہ پھر بھی نہ کہا جاسکا۔ شاعروں نے اعتراف عجز کیا تو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا۔ یہی اعتراف عجز نعت گوئی کی جان اور نعت گوئی کا جواز ہے۔

"حدائق بخشش" میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے طرح طرح سے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیا ہے اور اس طور پر کیا ہے کہ بہت کم شعراء نے ایسا کیا ہو گا لیکن قدم قدم پر محسوس ہوتا ہے کہ شاعر کی پیاس اور اظہار کی تشنگی اسی طرح منہ کھولے العطش العطش پکار رہی ہے۔ یہی عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کرشمہ ہے۔

صحیح مسلم شریف میں یہ حدیث آئی ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایمان میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے بیٹے، والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" اس کے معنی یہ ہوئے کہ حب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جزو ایمان ہے اور یہی حب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نعت گوئی کی بنیاد ہے۔ عشق نہ ہو تو انسان راکھ کا ڈھیر ہے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ ہو تو انسان بے حس و بے جان لاشہ ہے۔ جو معاشرے حب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سرشار ہیں، زندہ ہیں، قادر ہیں، آزاد ہیں اور جو حب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نا آشنا ہیں، وحشی ہیں، تہذیب سے نا آشنا ہیں، انسانیت سے محروم ہیں۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فصل کو وصل میں بدل دیتا ہے اور نعتیہ شاعری معیار آدمیت کو فلک افلاک تک لے جاتی ہے۔ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ کی شاعری نے مجھے عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سلم سے سرشار کیا، مجھ پر کیفیات روحانی کے نئے در وا کئے اور میری لے اور میری آواز

اور لہجے میں ان کی آواز اور لے شامل ہو گئی۔ یہی اچھی عشقیہ شاعری کی تاثیر ہے۔

"حدائق بخشش" کے بارے میں ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کلام کو اپنے سرہانے رکھئے اور روز ایک آدھ نعت دھیرے دھیرے' اس کی کیفیات کو اپنے باطن میں سموتے ہوئے پڑھئے تو آپ رفتہ رفتہ محسوس کریں گے کہ حضرت کا کلام ہی نہیں بلکہ خود حضرت آپ سے کلام کر رہے ہیں اور روح عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے اندر جلوہ گر ہو رہی ہے۔ ان کی آواز میں ایک جادو ہے' ایک سحر' ایک طلسم ہے اور زبان وبیان پر ایسی قدرت ہے کہ کم کو نصیب ہوگی۔۔ چند شعر سنئے۔

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر مری للہ لے خبر

دریا کا جوش' ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے مری شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے' رات اندھیری' میں نابلد
اے خضر لے خبر میری اے ماہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے تو منزل' مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سرراہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے' میں بے یار' شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر

منزل نئی' عزیز جدا' لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہ غم میں پرکاہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

ان اشعار میں عشق سے پیدا ہونے والا وہ کرب ہے جو ایک ایسی روح پھونک رہا ہے جو احمد رضا خان علیہ الرحمتہ کی شاعری اور ان کے عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پہچان ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات وصفات اور حیات و سیرت کو کیفیت عشق سے ملا کر ایک نیا رنگ پیدا کیا ہے۔ یہ تین شعر اور سنئے:

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرو جانفزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ کے کلام میں یہ تاثیر عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آئی ہے اور یہی وہ رنگ ہے جو ان کے کلام کو ہمیشہ' تازہ' زندہ اور پر اثر رکھے گا۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو

امام احمد رضا کانفرنس کے

انعقاد پر

مبارکباد

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالرحیم

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلّم

پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی (پشاور)

اسی زمانے میں برصغیر میں ایک نعت گو عوام الناس میں خاصا مشہور ہوا' یہ مولانا احمد رضا خان بریلوی تھے' والد کا نام مولوی نقی علی خان تھا جو جملہ مروجہ علوم سے بہرہ مند تھے۔ احمد رضا خان کا تاریخی نام "المختار" رکھا گیا۔ ان کی ولادت روہیل کھنڈ بریلی میں ۱۴ جون ۱۸۵۶ء مطابق ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ کو ہوئی۔ بچپن ہی سے نہایت ذہین و فطین تھے' چار برس کی عمر تھی کہ قرآن پاک کی تعلیم سے فراغت حاصل کرلی۔ بقول مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی آپ نے چھ سال کی عمر میں میلاد شریف کی ایک تقریب میں ایک بڑے اجتماع میں منبر پر رسالہ میلاد شریف پڑھا' جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا اوڑھنا بچھونا بن گیا۔ ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء میں آپ نے شاہ آل رسول مارہروی کے ہاتھ پر بیعت کی اور اگلے سال ۱۸۷۸ء میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور مدینے شریف کے اکابر علماء دین سے علوم کی سند حاصل کی۔

مولانا ایک جید عالم' عظیم مفسر' بے بدل محدث اور بلند پایہ مصنف تھے' آپ سے کم و بیش ۷۵ مختلف النوع فنون تصانیف یادگار ہیں۔ مولوی ظفرالدین بہاری نیمپ کی سوانح حیات چار جلدوں میں "حیات اعلیٰ حضرت" کے نام سے مرتب کی ہے۔

نعت گو شعراء میں مولانا احمد رضا خان کا درجہ بہت بلند ہے۔ مولانا کے ہم عصروں میں حالی' شبلی' اکبر الہ آبادی کا نام لیا جا سکتا ہے۔ مولانا کی یہ خصوصیت لائق صد ستائش ہے کہ انہوں نے تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و منقبت کے علاوہ کسی دوسرے فرد کی مدح نہیں لکھی' وہ ایک شاعر سے زیادہ عالم دین تھے۔ ایک موقع پر خود لکھتے ہیں کہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں' جب سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں۔ ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ وہ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے اور درد عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از خود زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے' چونکہ آپ نے صرف نعت ہی لکھی ہے اور اس صنف میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت و خلوص کا اظہار کیا ہے اس لئے آپ کی شاعری میں ایک منفرد اسلوب بیان کے ساتھ ساتھ والہانہ پن اور سپردگی کا احساس نمایاں نظر آتا ہے جو کچھ آپ نے اس ضمن میں لکھا ہے وہ درد و اثر لئے ہوئے ہے' چنانچہ ایک جگہ یوں ارشاد کرتے ہیں۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھادیئے ہیں

مولانا کے اشعار میں عشق و سرمستی اور انداز سپردگی کی یہ حالت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد اور ان کا تصور مسیحائی کا اثر رکھتا ہے' وہ اس دوراں غم دوراں کا ہر زخم اور ہر کلفت کو بھول جاتے ہیں' ایک عاشق صادق کی طرح وہ "فنا فی الرسول" کے درجہ پر فائز ہیں۔ لکھتے ہیں:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

نعتیہ اردو شاعری میں "سلام" کو بڑی اہمیت حاصل ہے' اکثر نعت گو حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ سلام پیش کیا ہے' سلام و درود پیش کرتے وقت یہ تصور ہوتا ہے کہ ہم حضور علیہ الصلوٰت والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔ لہٰذا ایسی مجلسوں کی عظمت اور پاکیزگی دلوں کو گداز کرتی ہے۔ مولانا سے قبل بہت سوں نے سلام لکھے ہیں لیکن آپ کا پیش کردہ "سلام" اپنی اثر آفرینی کے ساتھ زبان و بیان کا بھی ایک خوبصورت مرقع ہے' چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

مولانا رضا کا یہ سلام خاص وعام میں اتنا مشہور ہوا کہ آج بھی میلاد کی محفلوں اور سیرت کے جلسوں میں اس سے دلوں میں ایمان کی حرارت پیدا کی جاتی ہے۔ آپ کا ادبی زمانہ اگرچہ جدید شاعری کے آغاز اور اس کی مقبولیت کا ہے تاہم اصناف سخن میں غزل کا

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

مقام نظم کی مقبولیت کے باوجود گھٹ نہیں سکا تھا' مولانا کے ہاں نعتیہ غزلیں مواد اور زبان کے اعتبار سے خاصے کی چیزیں ہیں۔

واہ کیا جود کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مولانا بریلوی ایک عالم دین ہونے کی حیثیت سے احد اور احمد کے مقام اور مرتبہ سے خوب واقف تھے۔ چنانچہ نعت گوئی کے میدان کی مشکلات اور حدود کی پابندیوں سے آشنا تھے' اس لئے ان کی نعت میں حفظ مراتب کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مولانا ایک جگہ اس راہ کی دشواریوں کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جسے لوگ آسان سمجھتے ہیں اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر وہ بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔"

مولانا کی نعت میں بڑی خوبی صدق و سادگی کی ہے' ہر جگہ عجز وانکساری کی حالت ایک مخصوص اثر پیدا کرتی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور ان کی یاد میں ہجر ووصال کی کیفیات کو خوب خوب بیان کیا ہے ایک موقع پر حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد جب حاجیوں کا قافلہ مدینتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوتا ہے تو سچے عاشقوں کے دلوں میں جو اضطراب' بے چینی اور ہلچل پیدا ہوتی ہے اور جذب وکیف کے عالم کے ساتھ اشتیاق دید پیدا ہوتا ہے' اس کا بیان یوں کیا ہے:

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے' کعبے کا کعبہ دیکھو
آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

مولانا کی نعت میں زبان کا استعمال نہایت خوب ہے' الفاظ و معانی کے رموز سے واقف تھے اس لئے پیرایہ اظہار کے لئے کہیں دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا جگہ جگہ قرآن و احادیث کے حوالے بھی اشعار میں پائے جاتے ہیں۔ عشق محبت کے راز و نیاز' حقائق و معارف' مضامین نبوت والوہیت کے امور کو بھی بڑی خوبی سے ادا کیا ہے:

محمدؐ مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
یہی ہے اصل عالم مادہ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا "دیوان حدائق بخشش" کے نام سے شائع ہو چکا ہے' افتخار احمد اعظمی آپ کی نعت گوئی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"آپ کے بریلوی مسلک سے اختلاف ممکن ہے لیکن ان کا نعتیہ کلام اس پایہ کا ہے کہ انہیں طبقہ اولیٰ کے نعت گو شعراء میں جگہ دی جانی چاہئے۔ انہیں فن اور زبان پر پوری قدرت حاصل ہے' ان کے یہاں تصنع اور تکلف نہیں بلکہ بے ساختگی ہے' چونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں بے پناہ محبت اور عقیدت تھی اس لئے ان کا نعتیہ کلام شدت احساس کے ساتھ ساتھ خلوص جذبات کا آئینہ دار ہے۔"

سید محمد یونس شاہ گیلانی' پروفیسر: تذکرہ نعت گویان اردو ج ۲ ص ۱۲۷ تا ۱۳۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۴ء

اردو نعتیہ شاعری اور امام احمد رضا کا اسلوبِ نگارش

سید افضال حسین نقوی فضل فتح پوری

"اردو نعت" اپنے تاریخی، لسانی، مذہبی اور کثیر المذہبی معاشرتی عوامل کی وجہ سے دیگر زبانوں کی نعت گوئی کے مقابلہ میں نہ صرف ممتاز و منفرد ہے بلکہ بلند پایہ بھی ہے اردو نعت کا جوہر اس کا خاتم رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے نہ صرف بے پایاں عقیدت و محبت کا اظہار ہے بلکہ ایک ناقابل بیان جذب و انجذاب کی چھاپ بھی ہے یہ جذب و انجذاب اردو نعت کی انجذابی شاعری کا سب سے بڑا سوتا ہے۔ اس انجذابیت اور درونی شیفتگی نے اردو نعت کو بے بدل رنگ و روپ دیا ہے اس سلسلہ میں راقم الحروف کی تصنیف اردو نعت تاریخ و ارتقاء اس کی دروبست کی بھرپور نشاندہی کے لئے مکمل انتقادی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

اردو نعت کے اس انجذابی عنصر نے اس کے اسلوب اور ہیئت پر بھی بڑا اثر ڈالا ہے چنانچہ اس انجذابی طرز اظہار کے لئے صنفی اعتبار سے غزل میڈیم کو منتخب اور معتبر اسلوب اظہار سمجھا گیا اور حضرت امیر مینائی اس طرز شاعری کے امام قرار پائے۔

قبل اس کے کہ مولانا احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری پر کچھ گفتگو کی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر مینائی کے تغزلی و انجذابی نعتیہ رنگ کے حوالے سے آپ کے چند خوبصورت نعتیہ اشعار ہدیہ ناظرین کر دیئے جائیں تاکہ یہ اندازہ ہو جائے کہ امیر مینائی کس مقام حسن کلام پر فائز تھے۔

بلندی پہ اپنا نصیب آ گیا ہے
محمد کا روضہ قریب آ گیا ہے

میری شہرت کا سبب مدح پیمبر ہے امیر
ورنہ ارباب سخن میں مرا مرتبہ کیا ہے

اوج ہمت سے ہوا آپ یہ قرآں نازل
فکر عالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

کیا عدم میں بھی مدینہ ہے کوئی
جو وہاں جاتا ہے پھر آتا نہیں

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

حضرت امیر مینائی کے بعد اگر کسی شاعر کا نام نعت گوئی کے جملہ لوازمات کو ذہن میں رکھتے ہوئے لیا جا سکتا ہے تو وہ مولانا احمد رضا خان بریلوی کا نام نامی ہے آپ شبلی، حالی، امیر مینائی اور اکبر الہ آبادی کے ہم عصر تھے گو امیر مینائی سے عمر میں بہت چھوٹے تھے مولانا کی شاعری کا خاص موضوع سرور کونین کی ذات والا صفات ہے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب شریعت بھی تھے اور صاحب طریقت بھی۔ آپ کا دیوان "حدائق بخشش" کے نام سے شائع ہوا۔ راقم الحروف اپنی کتاب اردو نعت تاریخ و ارتقاء سے مولانا کے متعلق اپنا خود ایک اقتباس پیش خدمت کرتا ہے۔

(آپ کا) انداز بیاں سادہ مگر شگفتہ اور برجستہ ہے اس میں شیفتگی اور وارفتگی کی چاشنی ہے سادہ و سہل الممتنع ہونے کی وجہ سے مقبول خاص و عام ہوا وہی ڈگر جس کے بانی امیر مینائی تھے اسی ڈگر پر مولانا احمد رضا خان نے بہت قدم جمانے کی کوشش کی۔

ہیئت کے اعتبار سے آپ کی نعتیں صنف غزل میں کہی گئی ہیں اور ان میں جذب و انجذاب اس صنف شاعری کا رکن رکین ہے مولانا کا چونکہ تعلق لکھنوی دبستان شعر سے تھا اس لئے آپ کے یہاں زباں کی حلاوتیں و لطافتیں اپنے انتہائی عروج پر نظر آتی ہیں موصوف بیک وقت عربی، فارسی، ہندی اور اردو زبان پر استادانہ دسترس رکھتے تھے۔

حیرت اور بالائے حیرت امر یہ ہے کہ مولانا شعری حوالے سے

کسی حلقہ تلمذ سے وابستہ نہیں تھے اور جو بھی کہا تھا ذاتی ریاض اور ذاتی مطالعہ کے بل پر کہا تھا مولانا کی شاعری حسن بیان حسن عقیدت اور کمال شیفتگی کا ایسا مرقع ہے کہ آپ جیسے صاحب کمال کی دوسری مثال نہیں ملتی۔

مولانا عربی' فارسی' اردو اور ہندی چاروں زبانوں پر کامل عبور رکھتے تھے اور ان زبانوں کے لفظوں کی موسیقی اور درونی حسن سے بخوبی واقف تھے۔ اردو نعت دراصل ذات ختمی مرتبت سے بے پایاں خلوص خاطر دلی شیفتگی اور ناقابل بیان دلی لگاؤ کا اظہار ہے جس نعت گو میں جتنی زیادہ یہ کیفیت ہوگی اور جتنا خلوص خاطر اپنے کمال پر ہوگا اتنا ہی زیادہ نعتیہ شاعری میں اس کے اظہار کا اسلوب دلکش اور موثر ہوگا مولانا احمد رضا خان کی نبی خاتم سے دلی عقیدت اپنے نقطہ کمال پر تھی اور اس عقیدت میں مولانا کے تبحر علمی کے کمال کا بھی دخل تھا۔ جب یہ تمام صلاحیتیں شعری سانچے میں ڈھل جاتی ہیں اور انجذابی کیفیت اختیار کرلیتی ہیں تو پھر اس اسلوب نگارش کو احمد رضا خان کی نعت کا نام دیا جاتا ہے۔ مولانا کا ایک مشہور زمانہ سلام جس کی وجدانی کیفیت اور دلکشی نے آج بھی اسے زبان زد خاص و عام بنا رکھا ہے پیش خدمت ہے آپ بھی ملاحظہ فرمایئے اور حسن بیان تاثر کی داد دیجئے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جن کے ماتھے شفاعت کا سہرا بندھا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

فتحیاب نبوت پہ بیحد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

شوکت لفظی حسن نگارش تشبیہات کی ندرت و لطافت اور شعری موسیقیت احمد رضا خان کی نعت کا خاصہ ہے۔

نعت گوئی کے اسلوب میں دروبست غزل میں جہاں اور چیزیں صنفی لوازمات کے حسن بیان میں اضافہ کرتی ہیں وہاں سب باتوں پر حاوی چیز ہیئت غزل میں نعت کی سلاست اور روانی ہے جو کہ ہراک کے دل میں اتر جائے اس پیمانے پر مولانا احمد رضا خان کی نعتوں کا ایک الگ مقام ہے آخر میں میں مولانا کی ایک نہایت سادہ اور پر اثر نعت پر اس مقالہ کو اختتام تک پہنچاتا ہوں آپ بھی اس سادہ اور پر اثر نعت کو ملاحظہ فرمایئے اور حسن تاثر کی داد دیجئے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں گنہگاروں کا دامن بھی مچلتا دیکھو
بے نیازی سے وہاں کانپتی دیکھی طاعت
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو
دھو چکا ظلمتوں کو بوسہ سنگ اسود
خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
اولیں خانہ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

امامِ اہلِ محبت

پروفیسر کرم حیدری

برصغیر جنوبی ایشیا میں جب تک مسلمانوں کی سیاسی بالادستی قائم رہی ان کی علمی زندگی پس منظر میں رہی مگر جیسے جیسے ان کی ثقافت پر غیر اسلامی اثرات غالب آنے لگے ویسے ویسے ہی دینی شعور زیادہ بیدار ہونے لگا اور علمائے کرام نے بادشاہوں کی غلط روی پر انہیں ٹوکنا اور ان کے مشرکانہ انداز نظر پر بے باکانہ تنقید شروع کردی۔ اس ضمن میں حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ علمائے حق کے سرخیل ہیں جنہوں نے کورنش کے مشرکانہ عمل سے بیزاری کا اعلان کرکے اکبر جیسے شہنشاہ کے تکبر کو شکست فاش دی اور دین کو تمام ملحدانہ رسوم و روایات سے پاک کرکے بجاطور پر مجدد الف ثانی ہونے کا خطاب حاصل کیا۔ ان کے بعد اس سرزمین پر گویا دینی علم و حکمت کے دروازے کھل گئے۔ اور علی التواتر ایسے ایسے بزرگ پیدا ہوئے جن کے دم سے دین اسلام توانا تر ہوتا چلا گیا۔

ان بزرگان دین میں چودھویں صدی کے بہت بڑے عالم دین امام احمد رضا خان بریلوی ہیں جو اہلسنت و جماعت کے سرخیل ہیں۔ اس زمانے میں بعض ایسے علمائے دین پیدا ہوئے جنہوں نے دین کو انسانی عقل کی میزان پر تولنا شروع کیا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات صفات کو اپنے فہم و ادراک کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کردیا۔ حالانکہ عقل انسانی ناقص اور اس کا فہم و ادراک کائنات کے معمولی اسرار و رموز کا احاطہ کرنے میں بھی عاجز ہے۔

عقل پرستی کا دور بالخصوص اس زمانے میں آیا جب یورپی اقوام خصوصاً انگریزوں نے اس برصغیر پر تسلط قائم کرنا شروع کیا اور جب حکومت کا چراغ گل ہوگیا تو بعض ارباب فکر ظلمتوں میں بھٹک کر بالکل مادہ پرست ہوگئے اور نیچری کہلائے۔ اس تاریک دور میں حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اہل ہند کے فکری افق پر دین کے روشن چراغ کی صورت میں نمودار ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدا ہی دین کی روشنی پھیلانے کے لئے ہوئے تھے تبھی تو صرف تیرہ سال اور دس ماہ کی عمر میں وہ مروجہ دینی علوم میں فارغ التحصیل ہوگئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے مسلمانوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت کی شمع روشن کی اور اپنی پے در پے مساعی سے اس روشنی کو ایک قندیل نور میں بدل دیا۔ آپ کی ذات جہاں علم قرآن و حدیث میں بے مثال تھی وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ نے اپنی شاعری کے وصف کو نعت گوئی کے لئے وقف کردیا اور ایسے ایسے سلام اور نعتیں لکھیں کہ سننے والے انہیں سن کر وجد میں آجاتے تھے۔ ان نعتوں اور سلاموں میں کیف و سرور کا جو رچاؤ ہے وہ شاعر کے دلی جذبات کا عکاس ہے۔ ان کا مشہور و معروف سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" تو نعتیہ محفلوں کی جان ہے۔

حضرت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت کے سوئے ہوئے جذبے کو بیدار کیا۔ اور اس طرح ان کی زندگی میں از سرنو ولولہ پیدا کیا جو کئی سو سال سے سرد ہوچکا تھا۔ اس جذبے نے تحریک پاکستان میں بڑا جاندار کردار ادا کیا۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ ہمارے بہت سے سرکردہ علماء تحریک پاکستان کے مقابلے میں متحدہ ہندوستان کے نظریئے کے علمبردار تھے۔ حضرت احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا کئے ہوئے جذبہ ایمانی نے عوام کو ان علماء کے اثرات سے محفوظ رکھ کر انہیں دین کی بنیاد پر قائم ہونے والے پاکستان کے لئے آمادہ جہاد رکھا۔ حضرت مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ کے عقیدت مند انہیں از دل محبت اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔ میرے خیال میں اقلیم دین میں وہ واقعتاً "اعلیٰ حضرت کا درجہ رکھتے ہیں۔

SAPPHIRE TEXTILES

The ace of Pakistan's textile industry
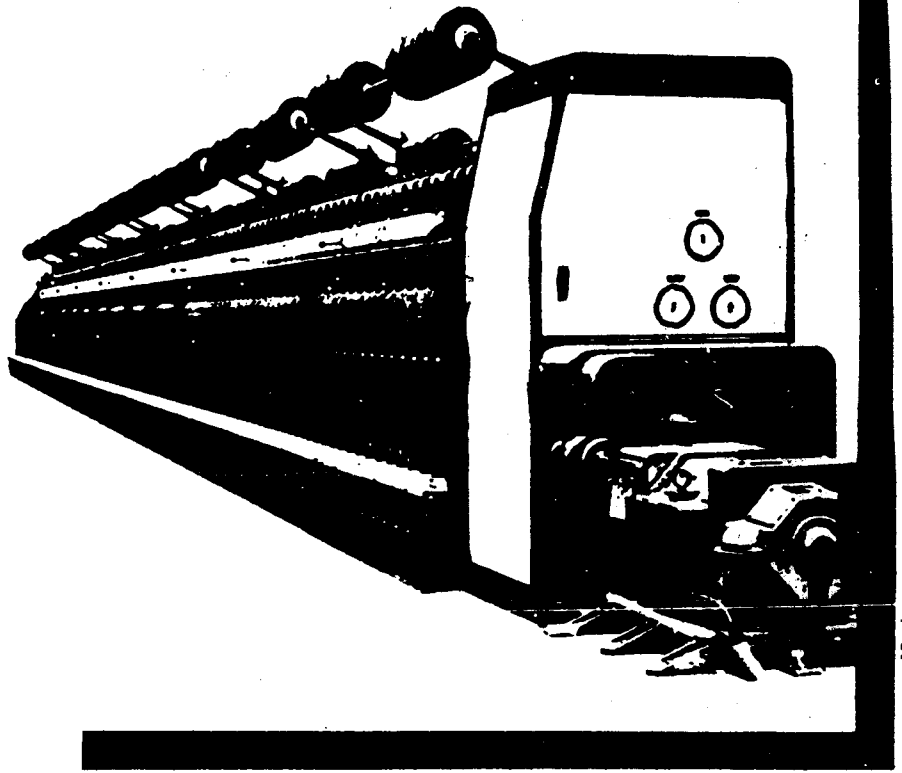
Bringing the tradition of craftsmanship in spinning together with the wonders of textile technology, we define quality for the textile world.

—Making textile development a reality in Pakistan.

149, Cotton Exchange Building,
2nd floor, I. I. Chundrigar Road, Karachi -/2 (Pakistan)
Telephones: - 230930 - 230961
Telex : 2631 PK.

HEARTIEST FELICITATIONS TO

IDARA-I-TAHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA (REGD)

ON THE OCCASION OF IMAM AHMED RAZA CONFERENCE

FROM

عظیم مجدّد

پروفیسر ڈاکٹر یعقوب ذکی
(ریسرچ ڈائریکٹر' ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ آف لندن' برطانیہ)

امام احمد رضا قادری سلسلے سے وابستہ تھے۔ اسلام کے بہت سے روحانی سلاسل میں قادری اور نقشبندی سلاسل دو ایسے سلاسل ہیں کہ جن سے برطانیہ میں کافی لوگ وابستہ ہیں۔

امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کے نام سے مشہور ہے۔ اردو زبان میں قرآن کے تقریباً ۷۵ تراجم موجود ہیں میری نگاہ میں "کنزالایمان" اس میں سب سے بہترین ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کے مطالعہ سے امام احمد رضا کے فقہی مقام کا بھی پتہ چلتا ہے۔

امام احمد رضا کے فتاویٰ' "فتاویٰ رضویہ" کے نام سے جانے جاتے ہیں جو ۱۲ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ" فقہ حنفی کا ایک عظیم سرمایہ ہے جس طرح فتاویٰ عالمگیری جو ہندوستان میں مسلم عہد حکومت کی ایک عظیم فقہی خدمت ہے۔ فتاویٰ رضویہ کے چند فتوؤں کو حافظ کتب الحرمین علامہ سید اسماعیل شیخ نے دیکھا تو بے اختیار ارشاد فرمایا تھا۔

"اگر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ان فتوؤں کو ملاحظہ فرماتے تو یقیناً امام احمد رضا کو اپنے اصحاب خاص میں شامل فرما لیتے۔"

علامہ سید اسمٰعیل شیخ کا یہ کہنا امام احمد رضا کی فقہی مہارت تامہ پر واضح دلیل ہے۔ امام احمد رضا کے فتویٰ نویسی کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے مراجع تک پہنچنے میں منطقی طرز استدلال اختیار کرتے نظر آتے ہیں۔

امام احمد رضا کا طرہ امتیاز ان کی وہ شیفتگی اور عشق ہے جو ان کو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس سے تھا لیکن بایں ہمہ فضل و کمال امام احمد رضا کو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم میں ڈوبی ہوئی نعتوں کے ذریعے عالمی شہرت حاصل ہوئی۔

نعت ایک ایسی صنف سخن ہے جو دنیا کے تقریباً ہر اس خطے کی زبان میں جہاں مسلمان بستے ہیں موجود ہے مثلاً عربی' اردو' فارسی' ترکی' چینی اور انگریزی وغیرہ۔ عربی زبان میں سب سے زیادہ جس نعتیہ کلام کو شہرت ہوئی وہ امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کا "قصیدۃ البردۃ" ہے' ترکی زبان میں جس نعت کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی وہ ترکی شاعر سلیمان چلپی کی "مولد" ہے' فارسی زبان میں حضور علیہ السلام کی شان میں کہا گیا سب سے اچھا قصیدہ نظام گنجوی کا "قصیدہ معراجیہ" ہے اور اردو زبان میں سب سے اعلیٰ اور سب سے عظیم نعتیہ قصیدہ امام احمد رضا کا "قصیدہ معراجیہ" اور محسن کاکوروی کا "قصیدہ معراجیہ" مانا جاتا ہے۔ لیکن میرا اپنا خیال یہ ہے کہ امام احمد رضا کا یہ قصیدہ عربی' فارسی' ترکی اور اردو زبانوں میں لکھے گئے ان مشہور قصیدوں سے موازنہ کئے جانے کے لائق ہے کیوں کہ یہ بڑا فصیح اور معیاری ہے۔

اپنی زندگی میں امام احمد رضا نے تلامذہ' خلفاء اور مریدین کی شکل میں جن افراد کی دینی و روحانی تربیت کی ہے میری نگاہ میں تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

امام احمد رضا ایک متبحر فاضل علوم اسلامی ہی نہ تھے بلکہ وہ علوم عقلیہ جدیدہ و قدیمہ پر بھی عبور رکھتے تھے۔ امام احمد رضا کی فقہی بصیرت تبحر علمی اور خداداد فکری اور قلمی صلاحیت کی وجہ سے دنیا نے انہیں "مجدد" تسلیم کیا۔ امام احمد رضا کا وصال ۱۹۲۱ء میں ہوا۔

روداد امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس

منعقدہ یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کراچی شیرٹن ہوٹل (ادارہ)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے شیرٹن ہوٹل کراچی میں ایک فقید المثال امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملکی وغیر ملکی مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی امریکہ' انگلینڈ' ہالینڈ' بنگلہ دیش' ملائشیا' بھارت اور سری لنکا سے بہت سے نامور دانشور اور اسکالرز نے امام احمد رضا کی دینی' علمی' ملی' فقہی اور سیاسی کارناموں پر خراج عقیدت پیش کیا۔ غیر ملکی مندوبین میں بھارت سے مفتی محمد مکرم احمد خطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی' جامعہ ملیہ دہلی سے پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین' بریلی شریف سے پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین' مبارکپور انڈیا سے مولانا یٰسین اختر مصباحی' دہلی سے ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم' ہالینڈ سے ورلڈ اسلامک مشن کے نائب صدر علامہ ارشد القادری' امریکہ سے ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی' ملائشیا سے محمد زواوی امان اور اس کے علاوہ افغانستان کویت اور دوسرے اسلامی ممالک سے بھی مندوبین حضرات نے شرکت کی۔ انٹرنیشنل کانفرنس کا پہلا اجلاس شیرٹن ہوٹل کے دربار ہال میں چار بجے سہ پہر شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت عدالت عالیہ لاہور کے چیف جسٹس میاں محبوب احمد نے کی جبکہ اس اجلاس کے مہمان خصوصی علامہ ارشد القادری تھے۔ دیگر مہمانان خصوصی میں پاکستان کے چیف الیکشن کمشنر جسٹس نعیم الدین' حاجی محمد حنیف طیب' کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر سید ارتفاق علی' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری اور پیر طریقت حضرت شاہ مختار الدین اشرفی سجادہ نشین درگاہ عالیہ کچھوچھہ شریف بھارت اور مولانا وجاہت رسول قادری تھے جنہوں نے نظامت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تلاوت پاکستان کے مشہور و معروف عالم دین علامہ قاری رضا المصطفیٰ اعظمی نے کی۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی مشہور زمانہ نعت شریف "زمین و زماں تمہارے لئے" نوجوان نعت خواں خالد محمود نے لحن داؤدی میں پڑھی جس سے مجمع جھوم جھوم گیا۔ بعد میں کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر سید اظہر علی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی شان میں ایک منقبت پڑھی۔ منقبت کیا تھی گویا ایک منظوم مقالہ تھا جس میں امام احمد رضا اور ان کے کارناموں کو بڑے احسن طریقہ پر اجاگر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نامور پروفیسر ڈاکٹر فضل احمد شمسی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی علم ریاضی' جعفر فلکیات طبیعیات و مابعد الطبیعیات اور سائنسی علوم پر ایک بصیرت افروز مقالہ پیش کیا انہوں نے اپنے مقالہ میں امام احمد رضا کا مقابلہ مشہور سائنس داں کوپر نیکس' نیوٹن اور آئن سٹائن سے کیا اور مطالبہ کیا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی سائنسی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے۔ اس کے بعد بنگلہ دیش کے مولانا اسرائیل نقشبندی نے امام احمد رضا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ صحیح معنوں میں سیدنا غوث الاعظم کے جانشین تھے اور امام ابوحنیفہ ثانی تھے اس کے بعد ملائشیا کے محمد زواوی نے اپنی انگریزی تقریر میں امام احمد رضا کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ عالم اسلام کے اتحاد کا مظہر تھے جنہوں نے عشق رسول کو ایمان کی بنیاد بنا کر مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق محبت و یگانگت کو فروغ دیا۔ بھارت سے آئے ہوئے مفتی محمد مکرم احمد خطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر زبردست مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا پاک و ہند کی وہ عظیم الشان ہستی ہیں جن کی عربی دانی پر علمائے عرب حیراں و ششدر تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کے وہ قصائد جو عربی زبان میں ہیں وہ مسلمانان عالم کے لئے ایک نعمت عظمٰی سے کم نہیں۔ ان اشعار کو دنیائے عرب میں خاص طور پر پھیلایا جانا چاہیے۔ ان کے بعد جامعہ ہمدرد دہلی کے پروفیسر ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم نے امام احمد رضا کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے' جنہوں نے پاکستان کے قیام کے سلسلہ میں ۱۸۹۷ء میں خشت اول رکھی امام احمد رضا نے ہندو مسلم بھائی بھائی کی تحریک کی اس

وقت مخالفت کی جب مسلم زعماء کی اکثریت ایک قومی نظریہ کی حامی اور گاندھی کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا واحد لیڈر مانتی تھی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمود بریلوی نے امام احمد رضا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ دنیائے اسلام کی ایک عبقری شخصیت تھے جنہوں نے قلب مسلم میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ روشن کئے اور مسلمانوں کو یاد دلایا کہ ان کی نجات کا واحد ذریعہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اتباع میں مضمر ہے۔

ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ دہلی کے پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین نے اپنے مقالہ میں انکشاف کیا کہ دراصل وہابی تحریک امریکہ اور یہودیوں کی سازش سے تیار کی گئی تھی جس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول کو کم کرنا تھا امریکہ کی باربرامٹکاف نے یہودی ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہوئے امام احمد رضا کو ایک خاص گروہ کا لیڈر بتایا ہے حالانکہ انہوں نے خود اس کا اعتراف بھی کیا کہ امام احمد رضا لاکھوں مسلمانوں کے پیرومرشد اور ایک عظیم رہنما تھے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی نے خطبہ استقبالیہ میں تمام مندوبین، باہر سے آئے ہوئے دانشور اور اسکالرز، مہمان خصوصی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا انہوں نے خاص طور پر چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ جسٹس میاں محبوب احمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ جسٹس میاں محبوب احمد کی امام احمد رضا فاضل بریلوی سے والہانہ عقیدت و محبت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عدالت عالیہ جیسے ادارے اور عدالت کے جج صاحبان نے فتاویٰ رضویہ اور امام احمد رضا کی دوسری تصانیف سے استفادہ کر رہے ہیں۔

چیف جسٹس میاں محبوب نے اپنی تقریر میں کہا کہ بقول امام احمد رضا ایمان کی جان محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کا دوسرا نام ہے برصغیر کی تاریخ میں جب بھی عزم و ثبات فکر و عمل اور محبت و یقین کی تاریخ رقم کی جائے گی تو مولانا شاہ امام احمد رضا کا اسم گرامی باب اول میں زریں حروف سے رقم ہوگا۔

جسٹس میاں محبوب احمد نے مزید کہا کہ اعلیٰ حضرت رضا بت فکر میں عکس صدیق اکبر ہیں حمیت دین میں دبدبہ فاروقی سے مزین ہیں، حلم و تقوی میں رنگ عثمانی جھلکتا ہے، فقر و شجاعت میں فخر علی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی ذات ایثار و کثر نفسی میں دین کے لئے ایسی ڈھال ہیں کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے ایمان کی عملی تصویر دکھائی دیتے ہیں اعلیٰ حضرت کی جامعہ شخصیت کا ہر پہلو مومنانہ اور ہر انداز مجاہدانہ تھا۔ مسلمانوں کی ہر میدان میں ان کی رہنمائی بروقت اور فراست سے معمور تھی۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کو ۵۶ سے زیادہ علوم و فنون پر دسترس حاصل تھی۔ علوم جدید ریاضی، لوگارتھم اور فزکس میں بہت بلند مرتبہ محقق تھے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین سابق وائس چانسلر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی نے امام احمد رضا سے علوم ریاضی پر گفتگو کے بعد بے ساختہ یہ اعتراف کیا کہ علم لدنی کے بارے میں سنا تھا آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ان کے علمی مقام کی وضاحت کے لئے ایک بڑے تحقیقاتی ادارے کی ضرورت ہے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اس سلسلہ میں گرانقدر خدمات انجام دے رہا ہے انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا نے مسلمانوں کی اجتماعی حیات کے لئے جو آئین بنایا تھا اس کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و وفاداری غیر مشروط رکھی۔ انہوں نے کہا کہ اقبال کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے ذہن و فکر کو قرآن کی طرف موڑ دیا اور مولانا احمد رضا کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے قلوب کو صاحب قرآن کی طرف موڑ دیا۔ یہ تاریخی جملہ مجاہد کبیر مولانا محمد علی جوہر نے بیان کیا تھا جس کو میاں محبوب احمد نے اپنے خطبہ صدارت میں حوالہ کے طور پر پیش کیا۔

اس سے قبل ادارہ کے بانی صدر سید ریاست علی قادری نے چیف جسٹس آف لاہور ہائی کورٹ کی وساطت سے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کی تمام جامعات میں امام احمد رضا چیئرز قائم کی جائے۔ جامعات اسکولوں اور کالجوں میں امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات و افکار کو داخل نصاب کیا جائے۔ پاکستان کی تمام عدالتوں میں فقہ حنفیہ کا شاہکار اور امام احمد رضا کی نابغہ روزگار تصنیف "فتاویٰ رضویہ" ججوں، بیرسٹروں اور وکیلوں کے استفادہ کے لئے رکھی جائے۔ امام احمد رضا کا نعتیہ کلام داخل نصاب کیا جائے اور ان کی تصانیف کو زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس میں پیر طریقت سجادہ نشین دربار اشرفی دامت برکاتہم العالیہ کی موجودگی میں ان کا پیغام مولانا محمد حسن حقانی نائب مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت پیر طریقت مختار الدین اشرفی نے اپنے پیغام میں مسلمانوں

پر زور دیا کہ انہیں چاہئے کہ وہ امام احمد رضا کی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنے سینوں کو عشق مصطفیٰ سے معمور کرکے دین و دنیا میں نجات حاصل کریں کانفرنس کے پہلے اجلاس کے بعد تمام شرکاء محفل کو چائے پیش کی گئی اس کے بعد نماز عصر ادا کی گئی اور آدھ گھنٹہ کا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی اور یوں امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کا دوسرا اجلاس شیرٹن ہوٹل کے خوبصورت دربار ہال میں بعد نماز مغرب شروع ہوا اجلاس کا افتتاح کلام مجید کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی مشہور فارسی نعت "اغثنی یا رسول اللہ" نوجوان ثناخوان رسول، سید زمان علی جعفری قادری نے مترنم اور پرسوز لہجہ میں پڑھی۔ اس نعت کو سن کر ہر طرف سے واہ واہ کے نعرے بلند ہوئے۔

دوسرے اجلاس کی صدارت علامہ ارشد القادری نے کی جو خصوصی طور پر کانفرنس میں شرکت کے لئے ہالینڈ سے تشریف لائے تھے کانفرنس کے مہمان خصوصی معروف ادیب و دانشور مولانا کوثر نیازی تھے جبکہ اعزازی مہمان گرامی میں علامہ مفتی لطف علی نعمانی، حاجی محمد حنیف طیب، علامہ شاہ تراب الحق، جسٹس ظہور الحق، جسٹس مظہر علی، پروفیسر شاہ فرید الحق، مفتی سید شجاعت علی قادری، پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد، علامہ شمس الحسن شمس بریلوی کراچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر منظور الدین احمد تھے۔ کانفرس کے دوسرے اجلاس میں خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری نے مہمانان گرامی، حاضرین جلسہ اور خصوصیت سے صدر محفل اور مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا اور کانفرس کے انعقاد کی غرض و غائیت بیان کیں۔

اس کے بعد مقالاتی نشست ہوئی جس میں دانشوروں اور اسکالرز نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے دینی، ملی، علمی اور سیاسی کارناموں پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا کوثر نیازی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کا آغاز اس جملہ سے کیا کہ عاشق رسول وہی شخص ہوسکتا ہے جو ناموس رسالت پر مرمٹنا جانتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا ایک سچے عاشق رسول تھے ان کا سرمایہ حیات عشق رسول تھا اور وہ زندگی بھر لوگوں کو حب رسول کا سبق دیتے رہے مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ امام خمینی کا فتویٰ شاتم رسول رشدی پر کل کی بات ہے لیکن امام احمد رضا نے اب سے ۷۰، ۸۰ سال قبل گستاخان رسول پر جو فتویٰ دیا تھا وہ ہم سب کے لئے قابل مطالعہ ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے برملا اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا کی تصانیف جوں جوں میرے مطالعہ میں آرہی ہیں توں توں ان کی عظمت و بزرگی جلالت علمی بحر ذکاوت، دانائی تقویٰ کا احساس بڑھتا جارہا ہے انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا ایسی عظیم شخصیت کہیں صدیوں میں پیدا ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ دو قومی نظریہ کے سلسلہ میں امام احمد رضا مقتدا ہیں اور علامہ اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح مقتدی ہیں۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کے مشہور زمانہ سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کو اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف قرار دیا ہے اور کہا کہ یہ سلام آفاقی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ مولانا نے مزید کہا کہ امام احمد رضا پر شدت کا جو بہتان لگایا جاتا ہے اور جس کی دہائی دی جاتی ہے وہ ان کا عشق رسول ہے۔ امام احمد رضا کسی حالت اور کسی صورت میں یہ گوارہ نہ کرتے تھے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سا بھی گستاخی کا پہلو نکلے لہٰذا وہ اس معاملہ میں بڑے حساس اور متشدد تھے کہ ان کی نگاہ میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بے ادبی مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کردیتی ہے۔ کانفرنس کے آخر میں صدر جلسہ پاک و ہند کی مشہور و معروف شخصیت علامہ ارشد القادری نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج پاکستان کا سبز ہلالی پرچم امام احمد رضا کی اپنی دینی ملی خدمات کی بدولت سربلند ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہلسنت کو نہ تو جھکایا جاسکتا ہے اور نہ ہی خریدا جاسکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی سیاسی قوت نہیں ہے اور نہ ہی ریال، ڈالر اور پونڈ ہیں اس کے باوجود ہم زندہ ہیں۔

کانفرنس کے اختتام پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے علامہ شمس بریلوی اور پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کو ان کی دینی ملی خدمات اور امام احمد رضا پر تحقیقی کام کے اعتراف میں امام احمد رضا گولڈ میڈل ایوارڈ دیئے گئے کانفرنس کے اختتام پر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام پیش کیا گیا۔ آخر میں مفتی ظفر نعمانی نے دعا کی اور یوں یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

○□☆□○

fabrics that know the way to your heart
Kanwal Linen
Sanam Poplin
Sadaf Linen
Cannon Linen
Silver Queen Printed Lawn
Super Deluxe Suiting
H-2810 White Lawn
Gulshan Dyed Lawn
Capri Linen
Hawana Poplin
H-500 Drill
Roopa Printed Cambric
Where there are Husein's fabrics, there's elegance - your kind of elegance that adds grace to your person
These fine fabrics are favourites with men and women. Look for the latest varieties the next time you are out shopping.
HUSEIN
FABRICS
add elegance to your person
HUSEIN TEXTILE MILLS
A division of
HUSEIN INDUSTRIES LTD
KARACHI
HTM-2/81
Crescent Communications International
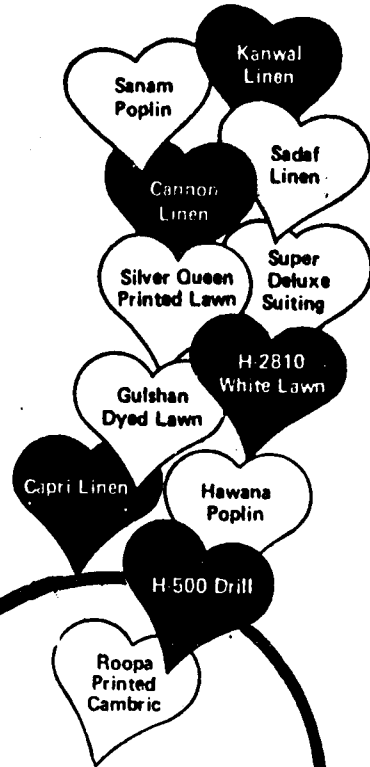
(ادارہ)

خدا رحمت کند ایں مردمان پاک طینت را

○

سال نو ۱۹۹۲ء کی صبح نو طلوع ہوئے ابھی دو دن ہی گذرے تھے کہ تیر قضانے ہمارے مستعد رفیق کار کو ہم سے جدا کر دیا' خیابان رضویت کا ایک مہکتا پھول شاخ زندگی سے ٹوٹ کر ہمیشہ کے لیے گلشن سے جدا ہو گیا۔ حضرت مولانا ریاست علی قادری علیہ الرحمہ (بانی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) ۲۷ جمادی الاخر ۱۴۱۲ھ ۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو بھری محفلوں کو چھوڑ کر عالم بقا کی جانب کوچ فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

○۔۔۔ اس موقع پر جن احباب نے آنسوؤں کی لڑیوں سے سجا کر تعزیت نامے ارسال فرمائے اور ہمارے غم میں شریک ہوئے ہم ان تمام اہل محبت کے مشکور ہیں

○۔۔۔۔ رئیس العلماء علامہ مولانا پیر قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ آپ کا تعلق ہری پور ہزارہ سے تھا۔ آپ ایک جلیل القدر عالم تھے۔

○ ۔۔۔۔۔ حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری رضوی گورکھپوری علیہ الرحمہ (شیخ الحدیث مدرسہ غوثیہ' ضلع بستی' بھارت) ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ ۱۳ مارچ ۱۹۹۲ء کو بوقت فجر بمبئی میں وصال فرما گئے۔ آپ نے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں عربی کی درسی کتب اور "سوانح امام احمد رضا" سوانح اعلیٰ حضرت قابل ذکر ہیں۔ آپ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے۔

○۔۔۔ محبوب ملت حضرت علامہ قاری محبوب رضا خان قادری علیہ الرحمہ بھی گذشتہ دنوں داغ مفارقت دے گئے آپ اکابر علماء اہلسنت پاکستان میں سے تھے۔۔۔۔

امام احمد رضا انٹر نیشنل کانفرنس

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی نے گذشتہ برس ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۱ء میں پاکستان کے تین بڑے شہروں میں احمد رضا انٹر نیشنل کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں پاکستان کے علاوہ بھارت' کویت' ملائیشیا' سری لنکا' امریکہ اور برطانیہ کے ممتاز علماء و مشائخ' اسکالرز اور دانشوروں نے امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی سیرت و کردار اور کارناموں پر تحقیقی مقالات پیش کئے۔ یہ کانفرنس تین سیشن میں بالترتیب یکم۔ ۱۳ اور ۱۷ ستمبر ۱۹۹۱ء کراچی' لاہور اور اسلام آباد کے فائیو اسٹار ہوٹلوں میں منعقد ہوئیں' اس موقع پر ادارہ نے عربی' اردو اور انگریزی زبانوں میں ۱۲ کتابیں شائع کیں جب کہ لاہور کی رضا اکیڈمی نے بھی کافی تعداد میں ان کانفرنسوں کے حوالے سے کتب شائع کیں۔

گولڈ میڈل

○

ادارہ ہذا رضا فاؤنڈیشن لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کو فتاویٰ رضویہ کی تخریج معہ ترجمہ کے حوالے سے اس علمی و تحقیقی خدمات پر امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ ۱۹۹۲ء اور حیدر آباد (سندھ) کی محترمہ آر۔ بی۔ مظہری کو امام احمد رضا پر ایم فل کرنے پر امام احمد رضا سلور میڈل ایوارڈ امسال امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۲ء کے موقع پر پیش کر رہا ہے جب کہ ادارہ گذشتہ برس امام احمد رضا پر تحقیق و تدقیق کے حوالے سے حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی' حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری کو امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ پیش کر چکا ہے۔

ملکی و غیر ملکی علماء' فضلاء' اسکالرز و دانشوروں کی آمد

○

سال ۹۲۔ ۱۹۹۱ء میں درج ذیل مقتدر ملکی و غیر ملکی علماء و مشائخ اور اسکالرز و دانشور حضرات نے ادارہ کا دورہ فرمایا جن میں سے بیشتر نے ریسرچ ورک کے سلسلہ میں مطالعاتی دورہ کیا اور ادارہ کی

لائبریری کے ذخیرہ کتب و مخطوطات سے استفادہ کیا نیز ادارہ کے زیر اہتمام بین الاقوامی سطح پر ہونے والے تحقیقی و تصنیفی کام کو بے حد سراہا۔

○۔ علامہ سید محمد مدنی الاشرفی (بھارت)

○۔ علامہ شیخ سید یوسف ہاشم الرفاعی (کویت)

○۔ علامہ ارشد القادری' (ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ)

○۔ علامہ یٰسین اختر مصباحی (دار القلم' نیو دہلی)

○۔ پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین (جامعہ ملیہ' دہلی)

○۔ علامہ مفتی محمد مکرم احمد (مسجد جامع فتحپوری' دہلی)

○۔ علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی (مہتمم' جامعہ نظامیہ رضویہ'

○۔ علامہ مفتی غلام سرور قادری (پرنسپل جامعہ رضویہ لاہور)

○۔ علامہ مفتی مشاہد رضا خان پیلی بھیتی حشمتی (پیلی بھیت شریف

○۔ علامہ ڈاکٹر نور محمد ربانی (مدینہ منورہ)

○۔ پروفیسر ڈاکٹر سید اظہر علی (جامعہ کراچی)

○۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (ہمدرد یونیورسٹی' دہلی)

○۔ ڈاکٹر حسن شریف (نائیجیریا)

○۔ پروفیسر ڈاکٹر طفیل سالک (گورنمنٹ کالج' لاہور)

○۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد اللہ قادری (کراچی یونیورسٹی' کراچی)

○۔ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری (جامعہ کراچی)

○۔ مولانا علی محمد کھتری (مہتمم' دار العلوم غوث الاعظم' پور بند' بھارت)

○۔ حافظ محمد احسان اقبال قادری (کولمبو' سری لنکا)

○۔ مولانا محمد حنیف مصباحی (جامعہ فاروقیہ عزیز العلوم)

امام احمد رضا کانفرنس لکھنؤ

○

امام احمد رضا کے یوم ولادت کی مناسبت سے لکھنؤ میں دو روزہ امام احمد رضا سیمینار و کانفرنس ۱۰' ۱۱ شوال ۱۴۱۲ھ کو بڑے اہتمام سے منعقد ہوئی جس میں علماء و مشائخ اور اسکالرز و دانشوروں کی کثیر تعداد نے شرکت کی' یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی لکھنؤ میں پہلی پیش رفت ہے۔ اس کا اہتمام انجمن رضائے مصطفےٰ اور رضا اسلامک مشن نے مولانا عبد المصطفےٰ صدیقی کی نگرانی میں کیا تھا' ادارہ حذا کے صدر صاحبزادہ وجاہت رسول قادری نے اس میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے شرکت کی۔

کنز الایمان سندھی زبان میں

○

امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کا پہلی مرتبہ حضرت علامہ مفتی عبد الرحیم سکندری (مہتمم اعلیٰ' جامعہ راشدیہ' پیر جو گوٹھ 'سندھ) نے سندھی زبان میں ترجمہ فرمایا جس کو لاہور سے ضیاء القرآن پبلیکیشنز نے شائع کر دیا ہے۔ ادارہ حذا جلد ہی کراچی میں اس کی تقریب رونمائی کی تیاریاں کر رہا ہے اس موقع پر ادارہ مترجم موصوف کو ایک شیلڈ بھی پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ ۔۔ (Ph.D)

○

امام احمد رضا پر دنیا بھر میں ہونے والے تحقیقی کام کا ایک جائزہ' ادارہ کے سرپرست اعلیٰ ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اپنی ایک تصنیف "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" میں پیش کیا ہے جو کہ پاک و ہند سے شائع ہو چکی ہے۔ اس میں دنیا بھر کی جامعات میں امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کرنے والوں کے نام' عنوان' نگراں اور یونیورسٹیوں کا مفصل تذکرہ ہے۔ اس کے بعد ہونے والی پیش رفت درج ذیل ہے۔

○۔۔۔۔۔۔ سید محمد عارف علی رضوی کا بمبئی یونیورسٹی بمبئی سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کے لیے رجسٹریشن ہو گیا۔

"اردو کے اصلاحی ادب میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا حصہ۔"

آپ نے پروفیسر ڈاکٹر نظام الدین گوریکر (ڈائریکٹر' انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ' بمبئی یونیورسٹی' بمبئی) کی زیر نگرانی کام شروع کر دیا ہے۔

○۔۔۔ محترمہ تنظیم الفردوس جنہوں نے ۱۹۸۹ء میں کراچی یونیورسٹی' کراچی سے ایم۔ اے اردو میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی تھی' ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کی زیر نگرانی درج ذیل عنوان پر سندھ یونیورسٹی' جام شورہ (حیدر آباد سندھ) سے Ph.D کا مقالہ تیار کر رہی ہیں۔

"امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا تاریخی و ادبی جائزہ"

○۔۔ مولانا غلام یحییٰ مصباحی (فاضل جامعہ اشرفیہ مبارک پور) ہندو یونیورسٹی 'بنارس سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ تیار کر رہے ہیں

"بریلوی علماء کی ادبی خدمات"

آپ نے پروفیسر ڈاکٹر حنیف نقوی (صدر شعبۂ اردو' ہندو یونیورسٹی بنارس) کی زیر نگرانی کام شروع کر دیا ہے۔

○۔۔۔ سید شاہد علی نورانی (پرنسپل علی پبلک اسکول اینڈ کالج لاہور) نے پنجاب یونیورسٹی' لاہور میں ایم۔ایڈ کا مقالہ درج ذیل عنوان پر مکمل کر کے جمع کرا دیا ہے۔

"اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی علمی خدمات"

فاضل مقالہ نگار اس کے بعد امام احمد رضا کے نظریۂ تعلیم پر Ph.D کا ارادہ رکھتے ہیں۔

○۔۔ روہیل کھنڈ یونیورسٹی۔ بریلی شریف سے چار فضلاء کا پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے رجسٹریشن ہو گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ مولانا عبد النعیم عزیزی' زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر وسیم بریلوی (صدر شعبۂ اردو بریلی کالج' بریلی)

عنوان "اردو نعت گوئی کی تاریخ میں امام احمد رضا خان بریلوی کا مقام و مرتبہ"

۲۔ مختار احمد بہیڑوی' زیر نگرانی پروفیسر وسیم بریلوی (صدر شعبۂ اردو بریلی کالج' بریلی)

"امام احمد رضا کی نثر نگاری"

۳۔ ایک فاضل محترمہ امام احمد رضا کے برادر اصغر مولانا حسن رضا خان بریلوی پر درج ذیل عنوان پر پروفیسر وسیم بریلوی موصوف کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ تیار کر رہی ہیں۔

عنوان "مولانا حسن رضا خاں بریلوی کی شاعری"

۴۔ مجیب رضا' امام احمد رضا کے فرزند اصغر مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان' پر پروفیسر ڈاکٹر نظامی (اسسٹنٹ پروفیسر' شعبۂ اردو بریلی کالج' بریلی) کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر Ph.D کر رہے ہیں۔

"مفتی اعظم ہند کی شاعری"

پروفیسر وسیم بریلوی گذشتہ دنوں "عالمی مشاعرہ" میں شرکت کی غرض سے کراچی تشریف لائے تو ادارہ کے تین رکنی وفد صاحبزادہ وجاہت رسول قادری پروفیسر مجید اللہ قادری اور اقبال احمد قادری نے ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی قیادت میں ان سے ملاقات کر کے تبادلہ خیال کیا اور ان کی زیر نگرانی ہونے والے تحقیقی کام پر انہیں مبارک باد پیش کی اور ادارہ کی مطبوعات کا تحفہ بھی پیش کیا' پروفیسر موصوف نے امام احمد رضا کے حوالے سے ہونے والے ہر کام میں معاونت کا یقین دلایا۔

"تھا جس کا انتظار"

○

محمد صادق صاحب قصوری نے غالباً ۱۹۷۸ء میں ایک تحقیقی مقالہ خلفائے اعلیٰ حضرت تحریر کیا تھا۔ مختلف وجوہات کی بناء پر اب تک شائع نہیں ہو سکا تھا' اب ادارۂ ھذا کے جنرل سیکرٹری فاضل نوجوان پروفیسر مجید اللہ قادری کے اضافات کے ساتھ امسال کانفرنس کے موقع پر شایان شان طریقہ سے کتابی صورت میں زیور طباعت سے مزین ہو کر منظر عام پر آ رہا ہے' حصول کے لیے ادارہ کے دفتر سے رابطہ فرمائیں۔

تصنیف و اشاعت

○

○۔۔۔ واہ کینٹ کے مولانا محمود یٰسین نقشبندی نے "تفسیرات احمدیہ" کا اردو ترجمہ نیز آیات قرآنیہ کا ترجمہ کنزالایمان سے لے کر ترتیب دی ہے' جس کی پہلی جلد مکتبہ رضا واہ کینٹ نے شائع کر دی ہے۔ (رابطہ مکتبہ رضا' پوسٹ بکس ۵۰' واہ کینٹ)

○۔۔۔ جہلم کے محمد اکرم مدنی (ایم۔اے) نے امام احمد رضا کی تصنیف "منیر العین" نہایت خوبصورت انداز سے آسان و سہل زبان میں ترتیب دی ہے جو کہ زیور طباعت کی منتظر ہے۔

○۔۔۔ رضا فاؤنڈیشن لاہور' حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کی سرپرستی میں فتاوی رضویہ کو جدید انداز میں تخریج و ترجمہ اور ترتیب کے ساتھ شائع کر رہی ہے جس کی تین جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں اور مزید کام تیزی سے جاری ہے۔

(رابطہ۔ رضا فاؤنڈیشن' جامعہ نظامیہ رضویہ' اندرون لوہاری گیٹ لاہور)

○۔۔۔ مکتبہ رضویہ کراچی نے دارالعلوم امجدیہ کراچی اور ادارہ ھذا کے تعاون و اشتراک سے فتاوی رضویہ کی تمام جلدیں اول تا یازدہم علاوہ ہشتم' ایک سائز اور ایک رنگ میں شائع کردی ہیں جو کہ نایاب ہوگئیں تھیں۔ (رابطہ مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ کراچی)

○۔۔۔ حیات اعلیٰ حضرت (از ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری) کی جلد دوئم اور سوئم مجلس تحقیقات امام احمد رضا' پٹنہ عنقریب کتابی صورت میں بڑے اہتمام سے شائع کر رہی ہے ۔(رابطہ مجلس تحقیقات امام احمد رضا' مغلپورہ' پٹنہ سٹی۔۸ انڈیا)

○۔۔۔ علامہ عبد الحکیم شرف قادری نے احسان الہی ظہیر کی رسوائے زمانہ کتاب "البریلویہ" کے رد میں ایک کتاب "البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ" ترتیب دی ہے جس پر ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے جسے رضا دارالاشاعت لاہور نے شائع کردیا ہے (رابطہ رضا دارالاشاعت۔ ۲۵ نشتر روڈ لاہور)

○۔۔۔ نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان الازہری مدظلہ نے بھی "البریلویہ" کا عربی میں تحقیقی و تنقیدی جائزہ حقائق کی روشنی میں قلم بند فرمایا ہے جو کہ زیر طبع ہے۔

○۔۔۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری نے ایک بسیط مقالہ "امام احمد رضا کی عربی شاعری" کے عنوان سے نہایت عمدہ انداز میں تحریر فرمایا ہے جو کہ عنقریب ادارہ زیور طباعت سے مزین کرکے اہل علم کی خدمت میں پیش کرے گا۔

○۔۔۔ مولانا شہاب الدین رضوی (ایڈیٹر سنی دنیا' بریلی) نے امام احمد رضا کے فرزند اصغر مولانا مصطفےٰ رضا خان کے خلفاء کے حوالے سے ایک مقالہ ترتیب دیا ہے جسے رضا اکیڈمی بمبئی نے کتابی صورت میں بعنوان "مفتی اعظم اور ان کے خلفاء" شائع کردیا ہے

○۔۔۔ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ایک مقالہ "کنز الایمان کی ادبی جھلکیاں" تحریر فرمایا ہے جو کہ امسال معارف رضا کی زینت ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تصنیف "گویا دبستان کھل گیا" کا پروفیسر.......... نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جسے ادارہ کے تعاون سے رضا اکیڈمی لاہور' سنی رضوی انٹرنیشنل سوسائٹی' مانچسٹر اور بزم فیضان رضا' بمبئی عنقریب شائع کر رہے ہیں۔

○۔۔۔ ادیب شہیر حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مدظلہ کی شخصیت دنیائے علم و ادب میں کسی تعارف کی محتاج نہیں لیکن پھر بھی ادرہ ھذا ان کی بے مثال علمی و ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے حالات زندگی پر ایک کتاب "جہان شمس" امسال کانفرنس کے موقع پر شائع کررہا ہے۔

○۔۔۔ ادارہ اپنے بانی حضرت مولانا ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے حالات زندگی پر ایک کتاب "صاحب فیض رضا" کے عنوان سے امسال شائع کررہا ہے۔

○۔۔۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے جیل میں مقید ہزاروں قیدیوں کو کنزالایمان تقسیم کیے جو کہ ایک اہم کارنامہ ہے۔

○۔۔۔ ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری کی نادر و نایاب تصنیف "صحیح البہاری شرح صحیح البخاری" حیدر آباد (سندھ) سے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان کی کوششوں سے شائع ہوگئی ہے' حصول کے لیے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے دفتر کراچی سے رابطہ فرمائیں۔

متفرقات

○

ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی کتاب "گناہ بے گناہی" اور "اجالا" کا ہندی میں ترجمہ ہوگیا ہے۔ امام احمد رضا کی تصنیف "کفل الفقیہ" کا افکار حق اکیڈمی بہار' بھارت نے ہندی ترجمہ کرکے شائع کردیا ہے۔ جامعہ ملیہ' نیو دہلی کے پروفیسر ایس ایم خالد الحامدی "فن حدیث میں امام احمد رضا کی خدمات" کے عنوان پر کام کررہے ہیں۔ پروفیسر شاہ فرید الحق (کراچی) جو کہ کنزالایمان کا انگریزی میں ترجمہ کرچکے ہیں' صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی تفیسر "خزائن العرفان" کا ترجمہ بھی کررہے ہیں جو کہ ورلڈ اسلامک مشن کے ماہنامہ "دی میسج انٹرنیشنل" میں قسط وار شائع ہو رہا ہے.... اسلام آباد کے بشیر حسین ناظم نے امام احمد رضا کے سلام پر تضمین لکھی ہے' اس تضمین پر ماہر رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے تقدیم رقم فرمائی ہے۔ مولانا محمد عیسیٰ رضوی کرناٹک' بھارت ایک تخریجی مقالہ (بعنوان الاحادیث النبویہ تخریج الرضویہ) لکھ رہے ہیں۔۔ لاہور کے علامہ مفتی محمد خان صاحب سلام رضا کی شرح کی جانب متوجہ ہوگئے ہیں۔

ایک روائتی خوشبو
دورِ جدید کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
شہزادی
صندلین
اگربتّی
بنارس ٹوبیکو کمپنی
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۶۷۰ کراچی ۱۶
فون : ۶۱۲۶۲۲
marksman
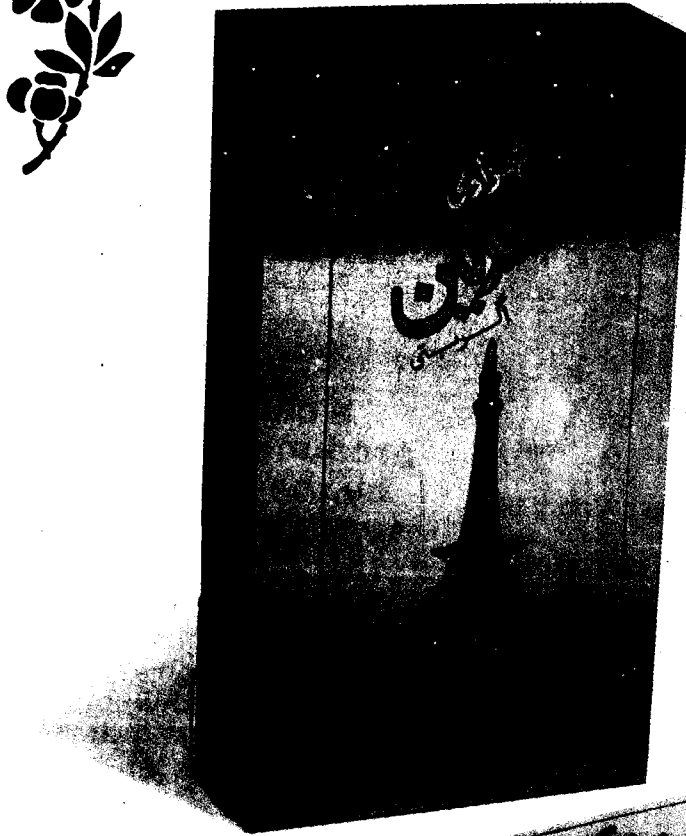
And do not corrupt the land after it has been
reformed; and pray to Him in awe and expectation.
The blessing of Allah is at hand for those who do good.

Al-A'raf 56

اور ملک میں اصلاح کے بعد
خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف
کرتے ہوئے اور امید رکھ کر
دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ
شک نہیں کہ خدا کی رحمت
نیکی کرنے والوں سے قریب ہے

الاعراف ۵۶

Title Cover Processed by LASERDOT Printed by Hamdard Press Tel. 214124